16

تفریح الخاطر

شیخ عبدالقادر اربلی

○

عارف نوری

انوار القرآن پبلی کیشنز

۳-الفضل مارکیٹ۔ ۱۷-اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

تفریح الخاطر

فی

مناقب سیّد عبدالقادر

مصنف

الشیخ عبدالقادر اربلی

مترجم

عارف نوری

انوارالقرآن پبلی کیشنز

۳۔ الفضل مارکیٹ۔ ۱۷۔ اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب . . . . تفریح الخاطر فی مناقب سید عبد القادر

نام مصنف . . . . علامہ شیخ عبد القادر اربلی

نام مترجم . . . . عارف نوری

سن اشاعت ۱۹۹۷ء

ناشر . . . . چوہدری محمد یسین کمبوہ

تعداد . . . . ایک ہزار

قیمت . . . . /- روپے

Marfat.com

عنوانات

صفحہ	عنوان	منقبت
۱۶	آپ کی گردن پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم رکھنے کا بیان	۱
۲۵	آپ کی ولادت باسعادت	۲
۲۷	آپ کا اولیاء میں افضل ہونا	۳
۲۹	آپ کا نام بے وضو لینے سے ہلاکت ہونا	۴
۳۱	ایک مردہ کا زندہ ہونا	۵
۳۲	آپ کا نام اسم اعظم کے برابر ہونا	۶
۳۴	ارواح کا ملک الموت سے چھڑانا	۷
۳۵	عورت کو مرد بنانے کا بیان	۸
۳۵	آپ کے مریدوں کو دنیا و آخرت کی آگ سے بچانے کا بیان	۹
۳۶	آپ سے شاہِ نقشبند کا مستفیض ہونا	۱۰
۳۸	آپ سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا مستفیض ہونا	۱۱
۴۰	آپ کے ایک مردود کو مقبول بنانے کا بیان	۱۲
۴۱	جائے نماز پہنچانے کا بیان	۱۳
۴۱	ہر روز غلام کا آزاد کرنا	۱۴
۴۲	ایک چور کو قطب بنانا	۱۵

Marfat.com

منقبت	عنوان	صفحہ
۱۶	ایک فاسق کا نجات حاصل کرنا	۴۲
۱۷	آپ کا عمدہ لباس پہننا	۴۳
۱۸	آپ کی جڑاؤ جوتی کا بیان	۴۳
۱۹	آپ کے لیے آسمان سے کھانا اُترنے کا بیان	۴۴
۲۰	حضرت خضر کا مدح کرنا	۴۵
۲۱	طالبوں کو واصل باللہ بنانے کا بیان	۴۵
۲۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے کا بیان	۴۶
۲۳	آپ پر مچھلیوں کا سلام کرنا	۴۷
۲۴	حضرت جنید بغدادی کا گردن جھکانا	۴۹
۲۵	سلسلہ قادریہ کا افضل ہونا	۵۰
۲۶	نصف اُمت کا نجات پانا	۵۱
۲۷	آپ کے کمال کا ظہور	۵۲
۲۸	آپ کی مدح سرائی کا بیان	۵۴
۲۹	رسائل میں آپ کی مدح سرائی	۵۴
۳۰	شیخ صنعان کا مردود ہونا	۵۵
۳۱	ایک ابدال کا اپنے منصب پر متعین ہونا	۵۹
۳۲	ایک شخص کی معافی کا راز	۶۰
۳۳	طاعون کا خاتمہ	۶۱
۳۴	وجود کی حقیقت	۶۲
۳۵	آپ کے علم، عبادت اور اوراد کا بیان	۶۳

Marfat.com

منقبت	عنوان	صفحہ
۳۶	ایک مریدنی کا فاسق کے پنجہ سے نجات دلانا	۶۵
۳۷	اسباب کامل جانا	۶۶
۳۸	چھنی ہوئی ولایت کا حصول	۶۶
۳۹	ستر آدمیوں کے افطاری کرنا	۶۷
۴۰	مرتبہ ولایت میں اضافیت	۶۸
۴۱	مذہب کا اختیار کرنا	۶۹
۴۲	مکالمہ امام ابوحنیفہ	۷۰
۴۳	شاگردی میں رازداری	۷۱
۴۴	ایک نظر سے واصل باللہ ہوجانا	۷۳
۴۵	ملاقاتِ نبوی میں رازداری	۷۳
۴۶	ایک عورت کو اولاد ہونا	۷۴
۴۷	جنات کی فرمانبرداری	۷۵
۴۸	منکر نکیر سے نجات ہونا	۷۶
۴۹	مراتبِ مریدین	۷۷
۵۰	ستر وعدے لینا	۷۹
۵۱	خلافِ شریعت کلمات میں رازداری	۸۰
۵۲	کلماتِ اولیہ	۸۵
۵۳	آپ کی مدح کا بیان	۸۶
۵۴	مرغی کا زندہ ہوجانا	۸۷
۵۵	چالیس گھوڑوں کی خریداری	۸۷

Marfat.com

منقبت	عنوان	صفحہ
۵۶	کتے کا شیر پر حملہ کرنا	۸۹
۵۷	آپ کی قادریت کا راز	۸۹
۵۸	مسائل کی دریافتگی	۹۰
۵۹	لباس اور سواری کا بیان	۹۱
۶۰	آپ کے اخلاق کا بیان	۹۱
۶۱	آپ کی ہیئت کا بیان	۹۲
۶۲	ایک کتاب کا مل جانا	۹۲
۶۳	انگلیوں کا چوسنا	۹۳
۶۴	وصایا کا بیان	۹۴
۶۵	آپ کا نسب مبارک	۹۴
۶۶	آپ کے اسماء مبارکہ	۹۵
۶۷	آپ کے وصایا کا بیان	۹۵
۶۸	نماز حاجت واستعانت کا بیان	۹۷
۶۹	آپ کے وصال کا بیان	۹۸
۷۰	آپ کی اولاد کا بیان	۱۰۱

Marfat.com

محمد شریف عارف نوری

منقبت

دین و دنیا کی اماں بس پیارے غوث ہیں — دین حق سرِ عیاں بس پیارے غوث ہیں
ان کی غوثیت کا منکر، منکرِ رسول ہے — ایسے محبوبِ زماں بس پیارے غوث ہیں
جنت الفردوس ان کے گھر کی ہے جاگیر سچ — ہر کس و ناکس کے دلنوا بس پیارے غوث ہیں
ان کی قوت سے ہے ملتا بس ربوبیت کا راز — حق نما سرّ الٰہ بس پیارے غوث ہیں
نسب میں حسنی حسینی منزلت غوثِ زماں — ایسے ابرارِ جہاں بس پیارے غوث ہیں
جو ولایت کا ہے منکر وہ ہُوا مردودِ حق — ایسے مختارِ نشاں بس پیارے غوث ہیں
ان کی آمد گیارہ سو اولیاء کی ہے بارات — ایسے ہی صاحب زماں بس پیارے غوث ہیں
ان کے قدموں کا نشاں اولیاء کی حرزِ جاں — چشمِ دل رُوحِ رواں بس پیارے غوث ہیں
ان کی آمد عالمِ اسلام میں اک راز ہے — سچ یہ ہے غوثِ زماں بس پیارے غوث ہیں
اولیاء کو اولیائی ان کے در سے ہے حصول — ایسے ہی غوثِ جہاں بس پیارے غوث ہیں
نام ان کا عبدالقادر لقب ان کا محی الدین — من کی دنیا کا سکندر بس پیارے غوث ہیں
اولیاء اقطاب میں ان کا ہے ڈنکا چار سو — عالمِ اسرارِ حق بس پیارے غوث ہیں
ان کی نظرِ پاک سے ہے ملتی حیاتی دم بہ دم — ایسے ابدالِ زماں بس پیارے غوث ہیں
ان کی گردن پر ہے قدمِ محبوبِ خدا — اس لیے غوثِ زماں بس پیارے غوث ہیں
ان کی نسل پاک ہے ہر ہر بچہ نُور ہے — ایسے ہی نورِ جہاں بس پیارے غوث ہیں
شیخِ نجدی بھاگتا ہے ان کے نام پاک سے — ایسے ناموں کا نشاں بس پیارے غوث ہیں
عاشقوں میں دم بہ دم چرچا ہے ان کے نام کا — ایسے ہی عاشق جواں بس پیارے غوث ہیں
دولتِ ایماں سے خالی ہے وہ بھی سربسر — ایسی دولت کا نشاں بس پیارے غوث ہیں

Marfat.com

شاہِ خاکی دم بہ دم ذاکر تھے نامِ غوث کے
ایسے ذاکر کا نشاں بس پیارے غوث ہیں

شاہِ خاکی ہیں سبھی ہیں سچ نائبِ غوث الوریٰ
شاہِ خاکی کی بھی آل بس پیارے غوث ہیں

عشق کی دولت انھیں کے دم قدم کا راز ہے
ایسے قدموں کا نشاں بس پیارے غوث ہیں

منزلت میں لامکاں غوثیت میں غوثِ زماں
ایسے ہی غوثِ زماں بس پیارے غوث ہیں

عارفوں میں یکتائے فریدانہ شان ہے
ایسے ہی عارفِ زماں بس پیارے غوث ہیں

جس نے پایا وہ سرودِ زندگی کو پا گیا
ایسے بختاورِ جہاں بس پیارے غوث ہیں

منبر و محراب ان کے خاکِ پا کی خاک ہے
چشم و دل اعلیٰ نشاں بس پیارے غوث ہیں

ان کی غوثیت کا صدقہ کھا رہے ہیں رات دن
ایسے ہی داتا جہاں بس پیارے غوث ہیں

ہر ولی کی ہے ولایت ان کے قدموں کا ثبوت
عشق ہیں سر عیاں بس پیارے غوث ہیں

ان کا مرقد قدسیوں کی دائمی جاگیر ہے
ایسے شاہبازِ جہاں بس پیارے غوث ہیں

دولتِ ایمان سے خالی وہ جا سکتا نہیں
جس سگ کے قطبِ زماں بس پیارے غوث ہیں

عارفِ نوری کہاں غوثِ کونین کہاں
کہتا ہے سارا جہاں بس پیارے غوث ہیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہیں۔ جس نے اپنے بندوں کو بشریت کی پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچایا۔ اور اپنے اُن بندوں کو فیوضاتِ قدسیّہ سے ممتاز کیا۔ اور اپنی قدیمی عنایت سے اُن کے ذکر کو نزولِ رحمت کا سبب بنایا۔ اور اُن کے ذکر سے مصائب دُور ہوتے ہیں۔ اُن کے مناقب و کرامات سورج کی طرح روشن ہیں۔ جو اُن کا ہی ہو جاتا ہے وہ خواہشاتِ نفسانی سے بے خوف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسے آدمی ہیں جن کی صحبت میں رہنے والے کو شیطان گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور درود و سلام حضور سید خیرالانام دانائے غیوب احمدِ مصطفیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جو تمام کائنات کی تخلیق کا سبب ہیں۔ اور آپ کی اہلبیت اطہار اور آپ کے صحابہ کبار پر جو آپ کے پسندیدہ آداب سے آراستہ ہیں۔

اَمَّا بَعْدُ

پس فقیر عبد القادر بن محی الدین اربلی کہتا ہے کہ جب میں نے اولیاء اللہ کے مناقب کو عموماً اور سرتاج اولیاء، پیشوائے صلحاء۔ وجود کے قطب۔ فیض وجود کے منبع۔ بادشاہوں کے بادشاہ۔ امام الواصلین "میرا یہ قدم ہر ولی مرد اور ولی عورت کی گردن پر ہے۔" کہنے والے غوثِ صمدانی فردِ رحمانی اپنے نانا حضرت محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثناء کے قدم بقدم چلنے والے حضرت سید عبد القادر جیلانی حسنی حسینی گیلانی قدس سرہٗ النورانی۔ نیز میں نے غوث پاک کے مناقب کا فارسی میں ایک رسالہ دیکھا جو حضرت شیخ محمد صادق قادری

Marfat.com

شہابی سعدی کی تصنیف ہے۔ اُنہوں نے اپنے مرشد کے حکم سے تصنیف کیا۔ جو اللہ کے برگزیدہ غوث الاعظم فرد افخم کے آثار کے مظہر ہیں۔ حضرت سید عبدالقادر غریب اللہ سید عبدالجلیل کے بیٹے حسنی حسینی ہیں۔ جو اس وقت احمد آباد میں مقیم ہیں۔ رضی اللہ عنہ وعنہم الیٰ یوم التناد آمین۔ تو میں نے فارسی سے عربی میں ترجمہ کرنے کا قصد کیا۔ باوجودیکہ مجھ میں اتنی طاقت نہیں تھی۔ میں نے ترجمہ کو اس اُمید پر شروع کر دیا کہ شاید اللہ عزوجل اس کے صدقہ سے اپنی درگاہِ عالیہ میں مجھے اپنے مقبولوں میں شمار کرے اور اس کا نام تفریح الخاطر فی مناقب شیخ عبدالقادر رکھا۔ اور پڑھنے والوں سے اُمید رکھتا ہوں کہ میری لغزشوں اور خطاؤں کو دامن عفو وکرم سے ڈھانپیں گے کیونکہ شہسوار مصنفوں کی قلموں کے گھوڑے بھی تصنیف کے میدان میں قدم کے پھسلنے سے خالی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں چند امور اہم کا جاننا ضروری ہے جو اس رسالہ کے لیے بمنزلہ مقدمہ کے ہیں۔ اور جن سے بلاشبہ ناظرین کی محبت وشوق زیادہ ہوگا۔ جان تو اے برادر جب تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ایسا کلمہ سنا جس میں شانِ اُلوہیت میں نقص لازم نہیں آتا۔ تو تجھ پر اس کی تصدیق واجب ہے اگرچہ قائل نامعلوم ہے اور اسی طرح انبیاء کرام کی شان میں ایسا کلمہ جسے مرتبہ نبوت میں نقص لازم نہیں آتا۔ اور اسی طرح اولیائے کرام کی شان میں ایسا کلمہ جو نبوت و الوہیت کے خصائص میں سے نہ ہو تو اس کا قبول کرنا لازم ہے۔ اور اس کے انکار کمر نہ باندھنا اس لیے کہ اولیائے کرام کی کرامات کا انکار اور انبیائے کرام کے معجزات کا انکار ہے۔ کیونکہ ہر ولی کسی نبی کے قدم پر ضرور ہوتا ہے۔ تو جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات پر ایمان رکھتا ہے اُس نے اولیائے کرام کی کرامات کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہ انکار خدا کے غضب اور رسوائی کا موجب ہے کیونکہ حدیث قدسی میں ہے جس نے میرے ولی کو ایذا دی میں اُس کے لیے اعلانِ جنگ

Marfat.com

رتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نفس و شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ نیز اسی طرح اگر تو بزرگوں کے لیے ایسے کلمات سنے جن کا ظاہر شریعت ہادی من الضلال کے خلاف ہو تو اس میں توقف کر۔ اور اللہ علیم سے سوال کر کہ وہ تجھے یہ کلمات سمجھا دے اور انکار کی طرف مائل نہ ہونے دے جو موجب سخت ہے اس لیے بعض کلمات میں خاص رموز ہوتی ہیں لیکن جن کو تو سمجھنے سے قاصر ہے اور حقیقت میں وہ کلمات قرآن کریم اور حدیث نبی کریم کے بطون میں سے کسی باطن کے مطابق ہیں۔ پس یہی راستہ سلامتی والا پختہ اور صراط مستقیم ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ارواح انسانی مختلف نشستوں میں ظاہر ہونے کے اعتبار سے تین قسم پر ہے ۱۔ مجردہ بدن انسانی کے متعلق ہونے سے پہلے روح مجردہ ہوتی ہیں۔ ۲۔ متصرفہ۔ یہ بدن انسانی کے ساتھ متعلق ہوتی ہے اور اس میں کمالات دنیوی اور اخروی حاصل کرنے کے لیے تصرف کرتی ہے۔ اور ان کا بدنوں سے ایسا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ جیسا عاشق کا معشوق سے۔ سوار کا سواری اور ارواح حیوانیہ کی طرح۔ ان کا بدنوں میں حلول و سریان نہیں ہوتا۔ ۳۔ مفارقہ یہ نام اس لیے کہ جسموں سے جدا ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کا تعلق بعث حشر نشر میزان کے سبب جسموں سے رہتا ہے۔ جب تجھے یہ باتیں معلوم ہو گئیں تو یہ بھی جان لے کہ کامل لوگوں کی ارواح کو تین قسم کے تصرفات حاصل ہوتے ہیں۔ ۱۔ مجسم اور متشکل ہو جانا یہ تو بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے سے پہلے ہوتا ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روح نے مجسم ہو کر حضرت سلیمان علیہ السلام کو ایک درندے سے چھڑا دیا۔ یا متعلق بالاجساد ہونے کے بعد جیسے کاملین کی روحیں اپنے دوستوں اور مریدوں کے لیے جب وہ بحالت بیداری اپنے رابطہ میں مشغول ہوتے ہیں تو مجسم بن کر سامنے آجاتی ہیں۔ اور کبھی خواب میں ان کے ساتھ کلام کرتی اور ہدایت دیتی ہے اور جیسے کاملین کا ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر

Marfat.com

موجود ہو جانا چنانچہ شیخ قضیب البان موصلی وغیرہ کامل ولیوں کو اس حالت میں دیکھا گیا ہے۔ کاملین کی یہ حالت ان کے فوت ہونے کے بعد بھی جوں کی توں باقی رہتی ہے۔ جیسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں انبیاء علیہم السلام کی رُوحوں کو آسمان میں دیکھا۔ اور ان کی روحوں نے بیت المقدس میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ۲۔ ابدان انسانی میں تصرف کرنا تاکہ وہ روحانی اور نورانی ہو جائیں۔ جیسے ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا بدن مبارک کیونکہ اس کی صفت ہی نورانی ہے۔ اور اس کی روحانیت ایک ملکوتی راز ہے۔ اس لیے آپ کا سایہ صبح و شام کسی وقت دکھائی نہ دیتا تھا۔ اور جیسے حضرت بلال اور حضرت اویس رضی اللہ عنہما کا جسم۔ منتخب کنز العمال میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنُور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف رُوئے سخن کرکے فرمایا۔ بلال۔ بتاؤ تم نے اسلام میں کونسا اچھا عمل کیا ہے۔ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں تمہاری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ اُس نے عرض کیا میں صرف یہی عمل کرتا ہوں کہ جب کبھی وضو کرتا ہوں تو کچھ نفل پڑھ لیتا ہوں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال! تم کس عمل کے باعث مجھ سے پہلے جنت میں جا پہنچتے ہو۔ مجھے جنت میں جانے کا اتفاق ہُوا۔ اپنے آگے تمہارے چلنے کی آواز سنی۔ بلال نے کہا۔ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اسی سبب سے تجھے یہ مرتبہ ملا ہے۔

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جنت دکھلائی گئی۔ تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی عورت

Marfat.com

دیکھی۔ پھر اپنے آگے کسی آدمی کے چلنے کی آواز سنی۔ اور وہ بلال تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا۔ تو کسی کے چلنے کی آواز سنی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ غمیصا بنت ملحان کی آواز ہے۔

بعض مشائخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ کے مقام میں ایک شخص کو سر سے پاؤں تک کو ڈھکا ہوا دیکھا۔ تو آپ کو غیرت آئی۔ اور فرمایا۔ الٰہی۔ اس مقام میں اس شخص کو موٗدبانہ طور پر حاضر ہونا مناسب تھا۔ اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئی۔ یہ اویس قرنی ہے۔ جس نے ستر سال عبادت کرنے کے بعد آرام لیا ہے۔ اور مجھ سے سوال کیا ہے۔ کہ میں اسے ظاہر نہ ہونے دوں۔ تو میں نے منظور کر لیا ہے۔

(۳) اشیاء میں تصرف کر کے ان کو لطیف اجسام بنا دینا۔ یہ تصرف کبھی فرشتوں اور جنوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات کو حکم دیا تھا۔ کہ بلقیس کو اس کے تخت سمیت حاضر کریں۔ تو انھوں نے بلقیس کے تخت میں تصرف کر کے اُسے ایک لطیف جسم بنا دیا تھا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ " سلیمان نے کہا۔ کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ مطیع ہو کر ہمارے حضور میں حاضر

Marfat.com

ہوں۔ ملکہ کے تخت کو ہمارے پاس لاکر حاضر کرے۔ جنات میں سے ایک
دیو بول اُٹھا آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے میں تخت کو حضور میں لا
حاضر کر دوں گا۔ اور میں اس کی طاقت بھی رکھتا ہوں۔ امانت دار ہوں۔ جس کو
کتابی علم تھا بولا کہ آپ کے آنکھ جھپکنے سے پہلے میں تخت کو آپ کے
حضور میں لا حاضر کرتا ہوں۔ تو جب تخت کو اپنے پاس موجود پایا۔ تو بول اُٹھے
کہ یہ بھی میرے پروردگار کا احسان ہے۔

آنکھ جھپکنے سے پہلے اس تخت کے اس کی موجودہ کیفیت کے ساتھ
حاضر ہونے کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ آصف بن برخیا کی دُعا یا اُن کے
سبب مؤکلات نے اسے لطیف جسم بنایا تھا۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ کامل لوگوں کی ارواح کا فیض کئی طرح سے ہوتا ہے
۱۔ عالمِ ظاہر میں بالمشافہ تربیت ۲۔ بغیر دیکھنے کے۔ اور یہ تربیت کبھی مرشد
اپنی زندگی میں کرتا ہے۔ اور کبھی مرنے کے بعد۔ اوّل جیسے حضور سید عالم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اُویس قرنی رضی اللہ عنہ کی۔ اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ نے۔ بایزید بسطامی قدس سرہٗ کی تربیت کی۔ دوم جیسے
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ تربیت جو آپ سے انتقال کے بعد سرزد
ہوتی رہتی ہے۔ ۳۔ عالمِ خواب میں تربیت۔ جیسے حضور نبی پاک صاحب لولاک
علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی رُوح نے تمام نبیوں کی تربیت کی ہے۔ اس تربیت
کو تربیتِ رُوح کہتے ہیں۔ اور کامل تربیت تب ہی ہوتی ہے۔ جب مرید
اور مربی میں مناسبت ہو۔ اور کامل مناسبت تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ قدم
سے۔ لسانِ صدق سے۔ قلب صادق سے۔ قدم کے معنی یہ ہیں کہ سالک
آداب کے مراحل طے کر کے نفس۔ دل روح۔ سر خفی اور سر اخفیٰ کے مقامات

Marfat.com

کو عبور کرے۔

لسانِ صدق یہ ہے کہ کامل لوگ طالبوں کو ان کی استعداد کے مطابق اس مرتبہ پر پہنچائیں جو انھیں وحی یا الہام یا خدا یا فرشتوں کے خطابات کے ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ ایسے آدمی کی سچی۔ شفاعت مقبول۔ دُعا مستجاب۔ علم حق کو ثابت اور باطل کو رد کرنے والا ہے۔ اس پر طرح طرح کے اسرار منکشف ہوتے ہیں اس کا حکم نافذ ہوتا ہے۔ اور اس کی تلقین اصلی مقصد پہ پہنچا دیتی ہے۔ اور اسے یہ کرامات عطا کی جاتی ہیں۔

قلب صادق سے مُراد یا کامل کے دل میں آیات عینیہ اور شہودیہ کا انکشاف ہے۔ جو بیداری میں ایک مثالی شکل میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اور نیند کی حالت میں کامل کی قوتِ خیالیہ میں موجود ہوتا ہے۔ اور یا کامل کی قوت غلبہ میں معانی مجردہ عن الصور کا قوت علیہ میں ثبوت مراد ہے۔ مکاشفات صوری کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ماکذب الفؤاد مارأی الی قولہ لقد رأی من اٰیات ربه الکبریٰ اور معانی مجردہ کے ثبوت کی یہ آیت مبارک دلیل ہے فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ۔ پس اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی کاملین کے احوال کا اس قدر پہچاننا۔ ان شبہات کو رفع کرنے کے لیے کافی ہے۔ جو ضعیف الاعتقاد لوگوں کو ان کے مناقب سنتے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ پس اب ہم غوثِ پاک کے مناقب کا بیان شروع کرتے ہیں تو میں اللہ سے توفیق مانگتے ہوئے کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں ازمہ تحقیق و تدقیق ہے۔

عبد القادر بن محی الدین اربلی

Marfat.com

منقبت (۱)

آپ کی گردن پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم رکھنے کا بیان

صاحبِ قلائد الجواہر نے مجمع الفضائل سے نقل کیا ہے کہ میں نے بہت سے مشائخ سے سُنا ہے کہ ہمارے سردار شیخ سیّد عبد القادر گیلانی ہی غوث الاعظم ہیں۔ اور جب غوث الاعظم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے آپ ہی مراد ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے (کذا فی الغوثیہ) آپ نے شب معراج میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ولایت محمدیہ اور وراثتِ محبوبیہ کے خلعت سے بہرہ اندوز ہوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ جب میرے نانائے پاک حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ اور آپ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ تو جبریل علیہ السّلام ٹھہر گئے۔ اور کہنے لگے۔ اے محمّد اگر میں اس سے ذرا بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔ پس اللہ عزوجل نے میری رُوح اس مقام پر بھیجی۔ تاکہ میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم باگ ہاتھ میں لے کر مجھ پر سوار ہوئے اور قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام پر پہنچ کر مجھے کہا۔ بیٹا! میرے یہ قدم تمھاری گردن پر ہیں۔ اور تمھارے قدم تمام ولیوں کی گردنوں پر ہیں۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

وَصَلْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ بِحَضْرَتِیْ
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَنْوَارُ وَالْحَقُّ اَعْطَانِیْ

Marfat.com

مجھے عرش مجید تک رسائی ہوئی اور انوارِ الٰہی میرے آگے ظاہر ہوئے اور خدا نے مجھے یہ رتبہ عطا کیا۔

نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللّٰہِ قَبْلَ تَخَلُّقِیْ
فَلَاحَتْ لِیَ الْاَمْلَاکُ وَاللّٰہُ سَاقِیْ

میں نے اپنے پیدا ہونے سے پہلے خدا کے عرش کو دیکھا۔ تو میرے آگے اسماء الٰہی کے تمام ملک ظاہر ہو گئے۔ اور خدا نے میرا نام غوث الاعظم رکھا۔

وَتَوَّجَنِیْ تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَۃٍ
وَمِنْ خِلْعَۃِ التَّشْرِیْفِ وَالْقُرْبِ اَکْسَانِیْ

خدا نے اپنی نظرِ عنایت سے وصال کا تاج اور بزرگی و قرب کا خلعت پہنایا۔

شیخ نعمت اللہ سفینۃ الاولیاء میں فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شبِ معراج میں مقام اعلیٰ پر پہنچے تو بارگاہِ خداوندی نے آواز دی۔ محمد ٹھہرو۔ تمہارا خدا تم پر رحمت بھیجتا ہے۔ پس آپ نے فرمایا مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ۔ یعنی مجھے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے۔ جس میں میرے ساتھ رہنے کی کسی نہ کسی مقرب فرشتے کو گنجائش ہے نہ کسی پیغمبر کو۔ تو آپ کی خاتمیت کے حضور میں عظمت و جبروت کے پیچھے عشق ذاتی طاؤسی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ آپ نے کہا یہ کیا ہے۔ الہام ہوا۔ کہ یہ آپ کے فرزند۔ آپ کی ولایت کے وارث۔ آپ کے بعد آپ کے دین کو زندہ کرنے والے کی آتشِ عشق ہے۔ جس کا نام عبدالقادر

Marfat.com

ہے اس لیے آپ کو غوث الاعظم کے لفظ سے خطاب کیا گیا۔ جس سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کمال درجہ کی خواہش ہوئی۔ اور آپ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

اسی طرح شیخ قاسم سلیمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے۔ نیز شیخ موصوف نے حضرت غوث الاعظم سے نقل کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ جب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ تو اللہ عزوجل نے انبیاء کی ارواح آپ کے استقبال کے لیے بھیجیں۔ جب آپ عرش مجید کے پاس پہنچے تو اُس کو اُونچا پایا۔ جس پر سیڑھی کے سوا چڑھنا ناممکن تھا۔ پس اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا۔ اور میں نے سیڑھی کی جگہ اپنے کندھے رکھے۔ جب حضور نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم میری گردن پر پاؤں رکھنے لگے۔ تو آپ نے خدا تعالیٰ سے میری نسبت دریافت کیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ یہ عبد القادر ہے۔ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے۔ تو آپ کے بعد عہدہ نبوت اسے عطا کیا جاتا۔

اس پر آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ اور مجھے فرمایا۔ اے بیٹا۔ تمھیں مبارک ہو کہ تم نے مجھے دیکھا اور میری نعمت سے بہرہ اندوز ہوا۔ پھر اس کو مبارک ہو جو تجھے دیکھے۔ یا تمھارے دیکھنے والے کو دیکھے۔ یا اُس کو جو اس کو دیکھے۔ اسی طرح آپ نے ستائیس تک فرمایا۔ میں نے تم کو دنیا و آخرت میں اپنا وزیر بنایا۔ اور اپنا یہ قدم تمھاری گردن پر رکھا۔ اور تمھارے قدم اولیاء کی گردن پر ہیں۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو تم ہوتے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

نیز بعض مشائخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب عرش مجید کے پاس پہنچے۔ تو تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ اتنے میں حضرت غوث رضی اللہ عنہ کی روح مبارک حاضر ہوئی۔ اور آپ نے اپنے کندھے نبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے پاؤں کے نیچے رکھے۔ آپ نے فرمایا تم کون ہو۔ غوث الاعظم نے عرض کیا۔ آپ کا بیٹا عبدالقادر ہوں۔ تو آپ نے اپنے پاؤں حضرت غوث الاعظم کے کندھوں پر رکھ کر فرمایا۔ میرے قدم تمہاری گردن پر ہیں۔ اور تمہارے قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہیں۔

نیز بعض صوفی سادات سے منقول ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب اللہ عزوجل نے میری روح کو حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت کا شرف بخشا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ نہیں۔ فرمایا۔ یہ حسن کی اولاد سے آپ کا فرزند عبدالقادر ہے۔ آپ کے بعد یہ میرا محبوب ہوگا۔ اور اس کا مرتبہ اولیاء میں وہ ہوگا۔ جو آپ کا مرتبہ انبیاء میں ہے۔ پس آپ نے فرمایا۔ بیٹا! ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ پس تم میرے بلکہ خدا کے محبوب اور میرے پیچھے میری ولایت اور محبوبیت کے مرتبہ کے وارث ہو۔ میں نے اپنے قدم تمہاری گردن پہ رکھے۔ اور تمہارے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں۔

نیز بعض مشائخ سے منقول ہے کہ جب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات میں سات آسمانوں کو طے کر کے عرش مجید کے پاس پہنچے۔ تو اسے بلند پایا۔ عالم قدسی سے آواز آئی۔ اے میرے دوست عرش پر چڑھ جاؤ۔ آپ نے خیال کیا کہ میں اتنے بلند عرش پر کیونکر چڑھ سکتا ہوں۔ اس وقت ایک خوبصورت نوجوان حاضر ہوا۔ اور آپ کی ذات اقدس کے مناسب آداب بجا لا کر بیٹھ گیا۔ اور زبان لطف سے عرض کیا۔ میری گردن پہ پاؤں رکھ دیجئے۔ آپ نے اس نوجوان کی گردن پر پاؤں رکھ لیے۔ وہ شخص آپ کو عرش مجید پر لے گیا۔ آپ نے اس نوجوان سے اس کا نام دریافت کیا۔ وہ

Marfat.com

ہاتھ باندھ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ پس آپ کو خیال کہ اس نوجوان کا رتبہ مراتب ولایت سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے۔ اس وقت حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئی۔ اے میرے دوست۔ یہ تمہارا بیٹا اور تمہاری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔ اس کا نام عبدالقادر ہے۔ تمہارے دین کو زندہ کرے گا۔ جب اہل بدعت اور ملحدوں کی کثرت ہو جائے گی تو یہ محی الدین کے لفظ سے پکارا جائے گا۔ پس حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ اور حضرت غوث الاعظم کے لیے دُعا کی۔ اور فرمایا۔ اے میری آنکھوں کے نور اور میرے اہل بیت کے چراغ۔ جیسے میرے قدم تمہاری گردن پر ہیں۔ تیرے قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہیں۔ اور جو تمہاری قدم بوسی کرے گا۔ اس کا درجہ بلند کیا جائے گا۔ اور جو انکار کرے گا۔ اُسے مرتبہ ولایت سے گرایا جائے گا۔

نیز شیخ کمال الدین شیخ عبداللطیف بغدادی نے اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال کے مشاہدہ کے ازحد اشتیاق کے باعث اولیاء اللہ کے آخری مقام سے کہیں اُوپر پہنچ کر ایک لطیف جسم بن گئی۔ اور آپ کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہو کر اس فیض سے مستفیض ہوئی۔ جو آپ کو معراج کے وقت عطا کیا گیا تھا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا۔ کہ اپنے پاؤں کو میری گردن پر رکھ دیجیے۔ آپ نے جب غوث الاعظم کی گردن پر پاؤں رکھے۔ تو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئی۔ کہ کیا آپ اُس شخص کو جانتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ الٰہی اس کا نام تو نہیں جانتا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں۔ کہ یہ عشق و محبت میں سرمست ہے۔ اللہ عزوجل نے کہا یہ حسن بن علی کی اولاد سے آپ کا فرزند ہے۔ جس کا نام عبدالقادر ہے۔ ولایت و معشوقیت میں یکتا ہونے کے

Marfat.com

علاوہ میرا قدیمی محبوب ہے۔ آپ نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو اپنے فیض سے بہرہ ور کیا۔ اور فرمایا۔ بیٹا! میں تجھے دیکھ کر خوش ہُوا۔ اور تم مجھے دیکھ کر خوش ہوئے۔ تم خدا کے محبوب ہو۔ اور میرے پیارے مرید اور خلیفہ ہو۔ میرا قدم تمہاری گردن پر ہے۔ اور تمہارے قدم میری اُمت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ جیسے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مُہرِ نبوت تھی۔ ویسے ہی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی گردن پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کا نشان تھا۔

حضرت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حرز العاشقین میں لکھتے ہیں کہ جس رات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ اُس رات حضرت جبریل علیہ السلام بُراق آپ کی سواری کے لیے لائے۔ جو برق و باد سے تیز تھا۔ اس کے پاؤں میں نعل لگے ہوئے تھے۔ جن کی میخیں ستاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ بُراق کودتا ناچتا تھا۔ اور تھمتا نہیں تھا۔ تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ پس حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہا۔ اے براق۔ تم کیوں نہیں تھمتے ہو۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کی خاکِ پا پر قربان جاؤں میں اس بات کی آرزو رکھتا ہوں۔ کہ آپ مجھ سے وعدہ کریں۔ کہ آپ قیامت کے روز جنت کی طرف تشریف لے جاتے وقت میرے بغیر کسی اور پر سوار نہ ہوں گے۔ آپ نے اس کی التجا منظور کی۔ پھر اُس نے کہا۔ اپنا ہاتھ میری گردن پہ ماریئے۔ تاکہ وہ قیامت کے روز میرے لیے نشان ہو۔ آپ نے اُس کی گردن پر ہاتھ مارا۔ تو وہ مارے خوشی کے چالیس گز بڑھ گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براق پر سوار ہونے میں ذرا توقف کیا۔ جس میں کوئی خاص ازلی حکمت تھی۔ اتنے میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح حاضر ہوئی۔ اور کہا۔ اے

Marfat.com

اے میرے آقا و مولا۔ میری گردن پہ پاؤں رکھ کر سوار ہو جائیے پس آپ سوار ہو گئے اور فرمایا۔ میرا پاؤں تمھاری گردن پر ہے۔ اور تمھارے پاؤں تمام اولیار کی گردنوں پر ہیں۔

پس اے میرے بھائی۔ معراج میں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوح کے حاضر ہونے کا انکار نہ کرنا۔ کیونکہ آپ کی رُوح کے سوا دوسروں کی ارواح بھی اس رات حاضر ہوئی تھیں۔ اگر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی رُوح حاضر ہوئی ہو تو کونسی قباحت ہے۔ چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیکوں کی رُوحوں کو آسمانوں میں۔ بلال کو جنّت میں۔ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مقعد صدق کے مقام میں۔ اور ابو طلحہ کی عورت کو جنت میں دیکھا۔ اور غمیصار بنت ملحان کی جوتیوں کی آواز جنت میں سُنی۔

حرز العاشقین وغیرہ کتب تصوّف میں لکھا ہے کہ حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ موسیٰ نے کہا۔ مرحبا۔ اے نیکوکار نبی اور نیکوکار بھائی۔ آپ نے فرمایا عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل "میرے اُمت کے علمار بنی اسرائیل کے انبیار کے ہم پلّہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ کی اُمت کا ایک عالم آکر مجھ سے گفتگو کرے۔ پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام غزالی کی رُوح پیش کی۔ حضرت موسیٰ اور غزالی نے ایک دوسرے پر کہا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غزالی سے نام پوچھا۔ اُنھوں نے کہا محمد بن محمد الغزالی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ میں نے تو تم سے صرف تمھارا نام پوچھا تھا۔ نہ کہ تمھارے باپ دادا کا نام۔ امام غزالی نے کہا۔ کہ جب اللہ عزوجل نے آپ سے سوال کیا تھا وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى

Marfat.com

اے موسیٰ تمھارے داہنے ہاتھ کیا چیز ہے۔ تو آپ نے اس کا جواب اس طرح کیوں دیا ہے هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ۔ یہ میری لاٹھی ہے۔ میں اس سے سہارا لیتا ہوں۔ اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں۔ اور اس میں میری اور اغراض ہیں۔ اگر صرف اتنا کہہ دیتے کہ "یہ میری لاٹھی ہے" تو کیا کافی نہ تھا۔ حضرت موسیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے میری لاٹھی کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو میں جانتا تھا کہ وہ غیب و شہادت سب کا عالم ہے۔ اس کا یہ سوال محض اس غرض سے ہے کہ مجھے ہم کلامی کا شرف بخشے۔ تو میں نے لذت اور اُنس حاصل کرنے کے لیے کلام کو طول دیا۔ غزالی نے کہا۔ جب آپ نے مجھ کو اپنے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے طلب کیا ہے۔ تو میں نے بھی لذت اور اُنس حاصل کرنے کے لیے اپنے نام کے علاوہ باپ دادے کا نام لے لیا ہے۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لاٹھی کے ساتھ جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ امام غزالی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ تم نے حضرت موسیٰ سے گفتگو کرنے میں ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا۔ چنانچہ جب امام غزالی پیدا ہوئے تو لاٹھی کا نشان آپ کے بدن پر موجود تھا۔ شیخ محمد چشتی نے اپنی کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ سے نقل کیا ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں نے اپنی اُمت کے بہت سے آدمی معراج کی رات مقام محمود میں دیکھے۔ شیخ نظام الدین گنجوی فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم براق پر سوار تھے۔ اور براق کا زین پوش میرے کندھوں پر تھا۔ امام نجم الدین خبطی نے کتاب المعراج میں لکھا ہے۔ کہ آپ سدرۃ المنتہیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو ایک بادل نے ڈھانک لیا۔ اور جبریل وہیں ٹھہر گئے۔ پھر آپ نے ایک شخص کو دیکھا۔ جو نور کے پردوں میں چھپا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ فرشتہ ہے؟ جواب

Marfat.com

ملا نہیں۔ کہا۔ نبی ہے؟ جواب ملا نہیں۔ یہ ایک شخص ہے جو دنیا میں خدا کے ذکر سے رطب اللسان رہتا ہے۔ اور اس نے اپنے والدین کو کبھی سست نہیں کہا تھا۔ اسی سبب سے اسے آج خدا کا دیدار نصیب ہوا۔ پس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گر پڑے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اے محمد۔ کہا "لبیک" فرمایا۔ مانگ۔ جو مانگے گا دیا جائے گا۔

جاننا چاہیئے کہ حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ مقعد صدق کے مقام میں سوئے رہے۔ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بہجت آثار نصیب نہ ہوا۔ اور اَدنیٰ کے مقام سے پیچھے رہ گئے۔ اور مراتب عالیہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مل گئے۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔

حضرت اویس قرنی کی محبوبیت

اس

لیے سید محمد مکی نے بحر المعانی میں فرمایا ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مقام محبوبیت کے مقام میں وہ شہرت حاصل ہے۔ جو اوروں کو حاصل نہیں ہے۔ پس حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ان محبوبوں سے ہیں۔ جو عزت واحترام کی قبا میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی محبوبیت ایسی ہی مشہور و معروف ہے۔ جیسی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنار کی محبوبیت مشہور ہے۔ کیونکہ غوث الاعظم آپ کے قدموں پر ہیں۔

Marfat.com

منقبت (۲)

یاد رہے کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی شہباز لامکانی قدس سرہٗ النورانی یکم رمضان المبارک سنہ ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے۔ کسی شاعر نے اس بیت میں آپ کی پیدائش اور آپ کے وصال مبارک کے سن کو جمع کیا ہے ؎

ان باز اللہ سلطان الرجال

خدا کے باز اور مردانِ خدا کے بادشاہ۔

جاء فی عشق و توفی فی کمال

عشق میں پیدا ہوا اور کمال میں فوت ہوا۔

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی جس رات پیدا ہوئے اُس رات پانچ باتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ پہلی بات یہ کہ آپ کے والد گرامی سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنار اور صحابہ کبار اور آئمہ و اولیاء کی خواب میں زیارت ہوئی۔ اور حضور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو فرمایا بیٹا تمھیں اللہ عزوجل نے جو بیٹا عطا کیا ہے وہ میرا بیٹا اور خدا کا محبوب ہے۔ اُس کا اولیاء اللہ میں وہ مرتبہ ہوگا جو مرتبہ میرا انبیاء میں ہے ؎

غوث الاعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیان انبیاء

حضرت غوث الاعظم اولیاء کے درمیان ایسے ہیں جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کے درمیان ہیں۔

دوسری بات یہ کہ تمام انبیاء نے آپ کے والد گرامی کو خواب میں خوشخبری دی

Marfat.com

کہ آئمہ معصومین کے سوا تمام اولیاء تمہارے اس فرزند کے مطیع ہوں گے۔ اس کے پاؤں اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور اس کی اطاعت ان کے درجات کی ترقی کا باعث ہوگی جو اس سے منحرف ہوگا وہ قرب الٰہی کی بلندی سے بعد اور محرومی کے گڑھے میں گرایا جائے گا۔

تیسری بات یہ کہ اس رات گیلان میں سب لڑکے ہی پیدا ہوئے۔ لڑکی پیدا نہ ہوئی یعنی اس رات گیارہ سو بچے ہوئے جو اولیاء اللہ اور مردان خدا ہوئے۔

شیخ محمد عیسیٰ برہانپوری کے ملفوظات سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نطفہ آپ کے والد ماجد کی پشت سے نکل کر آپ کی والدہ محترمہ کے رحم میں متمکن ہوا۔ تو اللہ عزوجل نے آپ کی خاطر بہت سے اولیاء اللہ کے نطفے اپنے باپوں کی پشتوں سے نکال کر ماؤں کے رحموں میں متمکن کیے جو بعد میں لوگوں کے ہادی بنے۔

چوتھی بات یہ کہ آپ نے تمام رمضان المبارک میں فجر سے لے کر شام تک اپنی والدہ محترمہ کا دودھ نہیں پیا۔ ے

بدایۃ امری ذکرہ ملاء الفضلاء
وصومی فی مھدی بہ کان شھرتی

میرے ابتدائی حالات کے ذکر سے دنیا پر ہے اور بچپن ہی میں میرا روزہ دار ہونا میری شہرت کا باعث ہے۔

پانچویں بات یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شب معراج آپ کے کندھوں پہ پاؤں رکھا تھا اُس کا نشان آپ کے کندھوں پر موجود تھا۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی شہر گیلان میں پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کی والدہ محترمہ کی عمر شریف ساٹھ سال تھی۔ اس لیے ایک ضعیفہ کے شکم سے

Marfat.com

آپ کا پیدا ہونا کرامت ہے۔ پیدائش کے وقت آپ کی شکل ہیبت ناک تھی کہ کوئی شخص آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ آپ کو حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلق، حضرت یوسف علیہ السلام کا حُسن، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صداقت، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل، حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا حلم اور حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا علم و شجاعت اور قوت عطا کی گئی تھی۔

منقبت (۳)

اس شہادت کے بیان میں جو مشائخ نے آپ کے تمام اولیاء سے افضل ہونے کی نسبت دی ہے

حضرت امام محمد بن سعید بن احمد بن سعید بن زریح زنجانی روضۃ النواظر و نزہۃ الخواطر کے چھٹے باب میں یہ اشعار لکھے ہیں ۔

شَهِدَتْ بِرُتْبَتِهٖ جَمِيعُ مَشَائِخٍ
فِيْ عَصْرِهٖ كَانُوْا بِغَيْرِ تَنَاكُرٍ

تمام مشائخ نے اپنے اپنے زمانہ میں آپ کے مرتبہ کی شہادت دی ہے اور اس میں کسی کو انکار نہیں۔

أَمَّا الَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا قَدْ بَشَّرُوْا
بِقُدُوْمِهِ الْمَيْمُوْنِ أَكْرَمَ طَائِرٍ

جو آپ سے پہلے تھے انہوں نے آپ کی تشریف آوری کی بشارت دی۔

كَالْعَالِمِ الْبَصْرِيْ هُوَ الْحَسَنُ الَّذِيْ
عَمَّرَ طَرِيْقَ السَّالِكِيْنَ لِسَائِرٍ

Marfat.com

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنے زمانہ سے حضرت محی الدین کے زمانہ تک کے لیے واضح کیا۔

هُوَ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ خَضَعَتْ رِقَابُ الْاَوْلِیَاءِ لَهٗ بِغَیْرِ تَشَاجُرٖ

آپ وہ شخص ہیں جن کے قدم کے آگے ولیوں نے گردنیں کسی انکار کے بغیر جھکا دیں۔

اِذْ قَالَ مَامُوْرًا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَةِ جَمِیْعِ اَکَابِرِهٖ

جب آپ نے کرسی پر بیٹھ کر فرمایا "میرا قدم اکابر اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

فَحَنَتْ جَمِیْعُ الْاَوْلِیَاءِ رُؤُسَهُمْ لِجَلَالِهٖ بَادِیْهِمْ وَالْحَاضِرِ

تو آپ کے جلال کے آگے حاضر و غائب تمام اولیاء نے اپنے سر جھکا دیے اور کسی نے انکار نہ کیا۔

لَمْ یَمْتَنِعْ اَحَدٌ سِوٰی رَجُلٍ سَهَا عَنْ حَالِهٖ مِنْ اِصْفَهَانِ مُکَابِرٖ

اصفہان کے ایک متکبر شخص نے انکار کیا جو آپ کے حال سے بے خبر تھا۔

قَدْ کَانَ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ مُعَظَّمًا بِالْعِلْمِ وَالْحَالِ الشَّرِیْفِ الْفَاخِرِ

وہ اولیاء میں علم اور عمدہ حال کے باعث وقعت و عظمت رکھتا ہے۔

Marfat.com

روضۃ المناظر کے پانچویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک جتنے اولیاء گورے ہیں سب نے آپ کے پیدا ہونے اور اپنے وقت کے قطب ہونے کی بشارت دی۔

منقبت (۴)

اُس شخص کے بیان میں کہ پہلے جو شخص آپ کا نام بے وضو لیتا ہلاک ہو جاتا۔ پھر آپ نے معاف کر دیا۔

گلزار معانی میں لکھا ہے کہ ابتداء میں حضرت غوث صمدانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی پر جلالیت کی صفت غالب تھی اس لیے جو شخص بغیر وضو آپ کا نام لیتا ہلاک ہو جاتا۔ ایک روز آپ کو حضور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا اس حالت کو ترک کر دیجیے کیونکہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ میرا اور خدا کا نام بے وضو لیں گے۔ پس آپ نے حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر رحم کھا کر اس حالت کو ترک کر دیا۔ بعض علماء کا قول ہے کہ جب آپ کی یہ حالت لوگوں میں مشہور ہوئی اور کوئی شخص موت کے خوف سے آپ کا نام بے وضو نہ لیتا تھا تو اولیائے بغداد نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگوں پر رحم کیجیے اور ان کو اس سختی سے چھڑائیے۔ آپ نے فرمایا میں تو اس حالت کو پسند نہیں کرتا۔ مگر خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تم نے میرے نام کی تعظیم کی تو ہم نے تمہارے نام کو عظمت عطا فرمائی۔

مشائخ کا قول ہے کہ جو شخص آپ کا نام بے وضو لے وہ تنگ دستی و مفلسی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو آپ کے نام کی نذر مانے اُسے فوراً ادا کر دینا چاہیئے تاکہ کسی مصیبت میں گرفتار نہ ہو جائے۔

Marfat.com

جو شخص جمعرات کی رات کو حلوا پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر فقیروں کو کھلائے۔ اور آپ سے مدد مانگے۔ آپ اُس شخص کی مدد فرمائیں گے۔

اور

جو شخص کھانے پر سورۃ فاتحہ پڑھ کر آپ کو ہدیہ دے اس کی دینی اور دنیوی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔

اور

جو شخص آپ کا نام اخلاص کے ساتھ باوضو لے تو وہ تمام دن خوش و خرم رہے گا اور اللہ اس کے گناہوں کو درگزر فرمائے گا۔

بعض مشائخ سے منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ پر جلالیت کی صفت کے غالب آنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ اکثر حرز یمانی کا ورد کیا کرتے تھے۔ بس آپ کی یہ صفت منکروں اور دشمنوں کے لیے سیف و سنان کا کام دینے لگی۔ اسی لیے منکرین میں سے جو آپ کا نام بے وضو لیتا تھا۔ اللہ کی قدرت کی تلوار سے اس کا سر بدن سے جدا ہو جاتا تھا۔ پس حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ افضل التحیۃ والتسلیمات نے عالم مکاشفہ میں آپ کو فرمایا تم خود تلوار ہو گئے ہو تمہیں سیف اللہ ورد کرنے کی حاجت نہیں۔ اس لیے آپ نے اس حالت کو چھوڑ دیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت کو اختیار کر لیا۔

اور

اس بات کی تائید اس حکایت سے بھی ہوتی ہے جو اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ایک بزرگ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا آپ اس مصیبت سے لوگوں کو نجات دلائیے۔ آپ نے اسے مراقبہ کرنے کا حکم دیا۔ اس نے مراقبہ

Marfat.com

کرنے کا حکم کیا۔ اُس نے مراقبہ میں عرش کے نیچے ایک تلوار لٹکی دیکھی جس پر مکھیاں اپنے آپ کو گراتی ہیں اور دو ٹکڑے ہو جاتی ہیں۔ جب وہ اس حالت کو دیکھ چکا تو آپ نے اُسے آنکھ کھولنے کا حکم کیا۔ پھر کہا کہ مکھیاں اس تلوار کی جنگ کرتی ہیں اور اس سے انھیں یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ ہر ایک کا سر دھڑ سے جُدا ہو جاتا ہے۔ یہی حال میرے دشمنوں کا ہے کہ میرے نام کا ادب نہ کرنے کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور میرے بعض دوست میرا نام ادب و احترام سے لیتے ہیں اور ان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی فرمایا کرتے تھے میری تلوار مشہور ہے، میری کمان چڑھی ہوئی ہے، میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے، میرا گھوڑا زین سے کسا ہوا ہے، میں خدا کی بھڑکتی ہوئی آگ ہوں۔

منقبت (۵)

ایک مسلمان اور عیسائی کے جھگڑے کے فیصلہ کے لیے آپ کے ایک مُردہ کو زندہ کرنے کا بیان

اسرار الطالبین میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ایک محلہ سے گزرے۔ اور آپ کی نظر ایک عیسائی اور ایک مسلمان پر پڑی۔ جو کسی بات میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے جھگڑے کا سبب پوچھا۔ مسلمان نے کہا یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمھارے نبی سے افضل ہیں۔ اور میں کہتا ہوں کہ میرے نبی افضل ہیں۔ آپ نے عیسائی کو فرمایا کہ کونسی دلیل کے ساتھ

Marfat.com

تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہمارے نبی پر فضیلت دیتے ہو۔ اُس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نبی نہیں ہوں بلکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانبردار ہوں۔ اگر میں مُردہ زندہ کر دوں تو کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے۔ اُس نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے کوئی پُرانی قبر دکھاؤ تاکہ آپ کا مُردہ زندہ کیا جائے۔ اور تمھیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت معلوم ہو۔ اس نے آپ کو ایک پُرانی قبر دکھائی اور کہا کہ تمہارے نبی مُردے کو زندہ کرتے وقت کیا کہتے تھے۔ اُس نے کہا قُمْ بِاِذْنِ اللہ۔ پھر آپ نے عیسائی سے فرمایا یہ شخص دنیا میں کلاونت تھا۔ اگر تم چاہو تو یہ گاتا ہُوا قبر سے نکلے۔ تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں۔ اُس نے کہا یہی چاہتا ہوں آپ قبر کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا قُمْ بِاِذْنِیْ پس قبر پھٹ گئی اور مُردہ گاتا ہُوا قبر سے نکل آیا۔ عیسائی آپ کی یہ کرامت دیکھ کر مسلمان ہو گیا اور اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت کا یقین ہو گیا۔

منقبت (۶)

آپ کے نام کے اسم اعظم کے برابر ہونے کا بیان

حقیقۃ الحقائق میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا لڑکا دریا میں غرق ہو گیا اور وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں آئی اور کہا میرا بچہ دریا میں ڈوب گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اتنی قدرت رکھتے ہیں کہ میرا بچہ مجھے زندہ ملا دیں۔ آپ نے اُسے فرمایا گھر جا وہ گھر گئی مگر بچہ نہ پایا۔ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر رونے لگی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اُسے گھر میں

Marfat.com

موجود پا رگی۔ مگر لڑکا گھر میں نہ پا کر واپس آئی اور رونے لگی۔ پس آپ نے مراقبہ کر کے فرمایا۔ جا تیرا بیٹا گھر میں موجود ہو گا۔ جب گھر میں پہنچی تو اپنے بیٹے کو موجود پایا۔ آپ نے محبوبیت کی حالت میں آکر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی الٰہی! تم نے مجھے کیوں دو دفعہ اس عورت کے آگے شرمندہ کیا ہے۔ جواب ملا۔ تم سچے تھے مگر پہلی دفعہ فرشتوں نے اس کے اجزا کو اکٹھا کیا اور دوسری دفعہ میں نے اسے زندہ کیا۔ تیسری دفعہ اسے دریا سے نکال کر گھر میں پہنچایا گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے ساری دنیا کو کلمۂ کن سے پیدا کیا ہے۔ اور اس میں دیر نہیں لگی۔ اور محشر کے روز بیشمار اجسام کی اجزا کو ایک لمحہ میں زندہ کر دگے۔ تو اس میں ایک جسم کے اجزا کو جمع کرنے اور اسے زندہ کر کے گھر میں پہنچانے میں اتنی دیر کیوں لگی ہے۔ بارگاہِ خداوندی سے جواب آیا۔ جو مانگنا ہے مانگ۔ کیونکہ ہم تمہارے اس انکسار کے باعث تجھے دینے کو تیار ہیں۔ پس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور کہا الٰہی میں مخلوق ہوں تو میری طلب بھی مخلوقیت کے موافق ہونی چاہیئے۔ اور تو خالق ہے۔ تو تمہاری عطا بھی تمہاری عظمت اور خالقیت کے مطابق ہونی ضروری ہے۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا جو جمعہ کے روز تمہاری زیارت کرے گا وہ ولی ہو جائے گا۔ اور اگر تم مٹی پر نظر ڈالو گے تو سونا ہو جائے گا۔ آپ نے کہا الٰہی! مجھے ان دونوں باتوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ مجھے کوئی ایسی چیز عنایت فرما جو ان سے اعلیٰ ہو۔ اور میرے مرنے کے بعد باقی رہے۔ اور لوگوں کو دنیا و آخرت میں نفع دے۔ پس آواز آئی میں نے تمہارے ناموں کو ثواب اور تاثیر میں اپنے ناموں کے برابر کر دیا ہے۔ پس جس نے تمہارے ناموں سے کوئی نام لیا۔ گویا اس نے میرا نام لیا۔

Marfat.com

منقبت (۷)

آپ کے ارواح کو ملک الموت سے چھڑانے کا بیان

شیخ ابو العباس احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا ایک خادم فوت ہو گیا۔ اُس کی بیوی نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے خاوند کے زندہ ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ میں دیکھا کہ اُس روز ملک الموت نے جتنی ارواح قبض کی تھیں وہ اُن کو آسمان کی طرف لے جا رہا ہے۔ آپ نے ملک الموت کو ٹھہر جانے کا حکم فرمایا۔ اور اپنے خادم کا نام لے کر کہا اس شخص کی رُوح مجھے دے دو۔ ملک الموت نے کہا میں اللہ کے حکم سے ارواح کو قبض کر کے اُس کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو ایک ایسے شخص کی رُوح جس کو میں اللہ کے حکم سے قبض کر چکا ہوں۔ آپ کو کیونکر دے دوں۔ آپ نے دوبارہ کہا مگر ملک الموت نہ مانا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹوکری تھی۔ جس میں اُس نے وہ روحیں ڈالی ہوئی تھیں جو اس دن قبض کی تھیں۔ آپ نے محبوبیت کی قوت سے اس سے ٹوکری چھین لی۔ رُوحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو گئیں۔ پس ملک الموت نے بارگاہِ خداوندی میں شکایت کی کہ اے اللہ! مجھ میں اور تمہارے محبوب عبد القادر میں جو تکرار ہوئی ہے وہ تمھیں معلوم ہے۔ جو اَرواح میں نے آج قبض کی تھیں تمہارے محبوب نے مجھ سے چھین لی ہیں۔ جواب ملا۔ غوث الاعظم میرا محبوب ہے تم نے اُسے اس کے خادم کی رُوح کیوں نہ دے دی۔ اگر دے دیتے تو ایک رُوح کی وجہ سے کئی روحیں اپنے ہاتھ سے نہ دیتے اور نہ پچھتاتے۔

Marfat.com

منقبت (۸)

آپ کا ایک عورت کو مرد بنانے کا بیان

راوی کا قول ہے کہ میں نے حضرت شیخ داؤد قادری شیر کبیر سے سُنا ہے کہ ایک شخص نے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یہ بلند دروازہ حاجات کا قبلہ اور بے پناہوں کی پناہ ہے۔ میں اس کی پناہ ڈھونڈھ کر فرزند ارجمند کا خواستگار ہوں۔ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے فرمایا۔ میں نے اللہ کی بارگاہ میں تمھارے لیے دُعا کی ہے۔ وہ تمھیں فرزند عطا فرمائے گا۔ یہ سُن کر وہ شخص ہر روز آپ کی خدمت میں آنے لگا۔ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکی کو آپ کے پاس لایا۔ اور کہا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکی ہے۔ آپ نے اسے کہا اس کو کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے جاؤ۔ اور دیکھ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اسی کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گیا۔ اور دیکھا تو وہ لڑکا تھا۔

منقبت (۹)

آپ کے مریدوں کو دنیا و آخرت کی آگ سے بچانے کا بیان

میاں عظمۃ اللہ بن قاضی عماد بن میاں نظام محمد بن شاہ محمد بن قدوہ علماء

Marfat.com

اور عارفین وجیہہ الحق والدین فرماتے ہیں کہ شہر برہان پور میں ایک مالدار آتش پرست ہندو رہتا تھا جس کا گھر ہمارے گھر کے متصل تھا۔ وہ مذہب کا ہندو تھا۔ مگر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا معتقد تھا۔ اور اپنے آپ کو آپ کا مرید بتاتا تھا۔ اور آپ کی محبت میں ہر سال قسم قسم کے کھانے پکا کر علماء و فقراء کو کھلاتا تھا۔ اور مشعلوں اور طرح طرح کے سامان زینت سے مجلسیں کرتا تھا۔ جب فوت ہوا تو ہندوؤں نے مرگھٹ میں بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان پر گھی ڈالا۔ اور اس کو لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ مگر آگ نے اس کا بال تک نہ جلایا۔ ہندو یہ بات دیکھ کر طرح طرح کے مشورے کرنے لگے۔ آخر یہ بات قرار پائی کہ اسے پانی میں پھینک دیا جائے۔ جب پانی میں پھینک دیا گیا۔ تو حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ فلاں ہندو میرا روحانی فرزند ہے۔ جس کا نام مردانِ خدا کے نزدیک سعد اللہ ہے۔ اسے پانی سے نکال کر غسل دو۔ اور جنازہ پڑھ کر دفناؤ۔ کیونکہ خدا کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ تمہارے مریدوں کو دنیا و آخرت میں آگ کا عذاب نہ دوں گا۔ اور اس کا خاتمہ بالخیر کروں گا۔

منقبت (۱۰)

آپ سے خواب میں حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے مستفیض ہونے کا بیان

عارف باللہ عبداللہ بلخی اپنی کتاب "خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب"

Marfat.com

کے پچیسویں باب میں حضرت خواجہ بہاؤالحق والدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجگی سرمست اُنھوں نے بخارا کے تمام مشائخ سے سُنا ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی درویشوں کی ایک جماعت کے ساتھ کھڑے تھے۔ بخارا کی طرف منہ کرکے فرمایا میرے وصال سے ایک سو ستادن (۱۵۷) برس بعد ایک محمد المشرب قلندر بہاؤالدین محمد نقشبند نامی شخص پیدا ہوگا جو میری خاص نعمت سے بہرہ ور ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔

حضرت خواجہ نقشبند اور دیدارِ الٰہی

روایت ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنے پیر و مرشد سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تلقین لی۔ تو سید صاحب نے آپ کو اسمِ اعظم کے ورد کا حکم فرمایا۔ مگر آپ کے دل میں اسم اعظم کا نقش نہ جما جس سے آپ کو رنج پیدا ہُوا۔ اس گھبراہٹ میں جنگل کی طرف چلے گئے۔ راستہ میں حضرت خضر علیہ السّلام کو دیکھا کہ وہ آپ کی طرف آرہے ہیں۔ دیکھتے ہی ان کو سلام کہا۔ حضرت خضر علیہ اسلام نے فرمایا۔ بہاؤالدین! مجھے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے اسم اعظم بتایا ہے۔ جو تم کو بتانا چاہتا ہوں۔ پس تم اپنے خیال کو حضرت غوث الاعظم کی طرف لو لگالو۔ تاکہ آپ کی برکت سے بہت جلد اپنے مقصد کو پہنچ جاؤ۔ دوسری رات کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کو حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے داہنے ہاتھ کے اشارے سے ان کے سینے میں اسمِ اعظم کا نقش جما دیا۔ کیونکہ ہاتھ کی پانچوں انگلیاں لفظ اَللّٰہ کی شکل پر ہیں۔ حضرت خواجہ

Marfat.com

بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اُسی وقت خدا کا دیدار ہو گیا۔ جب اس بات کا لوگوں میں چرچا ہُوا۔ تو لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجھ پر خاص عنایت ہے۔ جو آپ نے ایک بابرکت رات کو مجھ پر کی ہے۔ اس رات سے مجھے اپنی سابقہ حالت میں بہت کچھ اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ کا نام نقشبند مشہور ہونے کا باعث بھی اسم اعظم ہے۔ جس کا نقش حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کے دل میں جمایا۔ حضرت خواجہ نقشبند ہمیشہ اپنے مریدوں کے دلوں میں اسم اعظم کا نقش جمایا کرتے تھے۔

روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے قول قَدَمِیْ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیٍّ کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا گردن تو درکنار آپ کا قدم میری آنکھوں پر ہے۔

منقبت (۱۱)

آپ سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مستفیض ہونے کا بیان

حضرت امیر محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "لطائف الغرائب" میں حضرت نصیر الدین محمود کی زبانی لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیٍّ (میرا قدم ہر ایک ولی کی گردن پر ہے) تو تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اُس وقت حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ خراسان کے ایک پہاڑ کے غار میں مجاہدہ کر رہے تھے۔ اس امرِ الٰہی کے وارد ہوتے ہی آپ نے تمام اولیاء سے پہلے سر جھکایا اور یہاں تک جھکایا کہ زمین پر رکھ دیا۔ اور کہا "بلکہ آپ کا قدم میرے سر پر ہے۔" خدا تعالیٰ نے اُس وقت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو اس

Marfat.com

بات سے آگاہ کر دیا تو آپ نے اولیاء اللہ کے بھرے مجمع میں فرمایا میرا بیٹا غیاث الدین گردن جھکانے کی وجہ سے تمام اولیاء پر سبقت لے گیا ہے۔ اور تواضع اور حسن ادب کے سبب اللہ اور اُس کے رسولوں کا محبوب ہو گیا ہے۔ اور عنقریب اس کو ہندوستان کی حکومت کی باگ دی جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فیوضاتِ باطنی کا حصول

مولانا شیخ محمد جلال الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سیر العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پہاڑ میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ ستادن (۵۷) روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہ کر فیوضاتِ باطنی حاصل کرتے رہے۔

حضرت بابا فرید الدین کا فرمان

حضرت سید آدم نقشبندی نکات الاسرار میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ کی مجلس میں اولیاء کی گردنوں پر حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قدم رکھنے کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اگر میں اُس زمانہ میں ہوتا تو خود آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھتا۔ بلکہ اپنی آنکھوں پر رکھتا۔ کیونکہ میرے مرشد و مولا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا قدم اپنی گردن پر رکھا ہے۔ تو میرا یہ منصب ہے کہ کہوں کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم اپنی آنکھوں پر رکھتا۔

Marfat.com

منقبت (۱۲)

آپ کے ایک مردود کو مقبول بنانے کا بیان

ملفوظ الغاثیہ میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک ولی سے ولایت چھن گئی۔ جس وجہ سے اُسے لوگ مردود کہنے لگے۔ اُس نے تین سو ساٹھ اولیائے کاملین سے دُعا کرائی۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اُنھوں نے اُس کا نام لوحِ محفوظ میں اشقیار کی فہرست میں لکھا ہوا دیکھا۔ تو اُسے کہا کہ تم کبھی کامیاب نہ ہو گے۔ یہ سنتے ہی اُس کا منہ سیاہ ہو گیا۔ آپ نے اُسے دیکھ کر فرمایا۔ آجاؤ۔ اگر تم مردود ہو گئے ہو۔ تو میں خدا کے اذن سے خدا کا مقبول کر سکتا ہوں۔ آپ نے اُس کے لیے دعا کی۔ خدا کی طرف سے جواب آیا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تین سو ساٹھ اولیار اس کے لیے سفارش کر چکے ہیں۔ اور میں نے ان کی سفارش منظور نہیں کی۔ کیونکہ لوحِ محفوظ پر شقی یعنی بد بخت لکھا جا چکا ہے۔ حضرت غوث الاعظم نے فرمایا۔ الٰہی! تم مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنا دینے پر قادر ہو۔ اگر تمہارا یہی ارادہ ہے کہ یہ مردود ہی رہے، تو تم نے مجھ سے مقبول بنانے کی دُعا کیوں کرائی ہے۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے جواب آیا۔ اسے میں نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ جو چاہو کرو۔ اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے۔ اور تمہارا مردود میرا مردود ہے۔ اس کے بعد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اُسے منہ دھونے کا حکم فرمایا۔ اور اللہ عزوجل نے اس کا نام اشقیار سے مٹا کر اصفیار کی فہرست میں لکھ دیا۔ اور اللہ عزوجل سبحانہٗ تبارک و تعالیٰ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ میں نے تمھیں عزل و نصب کے اختیارات دے دیئے ہیں۔ اور تمہارا مقبول میرا مقبول ہے۔ اور

Marfat.com

تمہارا مردود میرا مردود ہے۔

منقبت (۱۳)

حضرت امام حسن عسکری کا ایک شخص کے پاس اپنی جائے نماز حضرت غوث پاک کی خدمت میں پہنچانے کیلئے رکھنے کا بیان

مخزن القادریہ میں لکھا ہے کہ حضرت امام سید حسن عسکری رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مرید کے پاس حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچانے کیلئے اپنی جائے نماز رکھی۔ اور اس کو وصیت کی۔ کہ اس جائے نماز کو حفاظت کے ساتھ رکھنا۔ اور مرنے کے وقت کسی معتبر آدمی کو دے اور اسے کہے کہ وہ مرتے وقت کسی اور کو دے۔ اسی طرح پانچویں صدی کے وسط تک۔ اُس وقت حضرت غوث الاعظم پیدا ہوں گے جن کا نام سید **عبد القادر** ہو گا۔ یہ اُن کی امانت ہے۔ اُس وقت جس شخص کے پاس یہ ہو وہ ان کو دے دے۔ اور میرا اُن کو سلام بھی کہہ دے۔

منقبت (۱۴)

آپ کے ہر روز غلام آزاد کر کے انہیں واصل باللہ کرنے کا بیان

بعض کتب میں لکھا ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہر روز بہت سے

Marfat.com

غلام خریدتے تھے اور انھیں آزاد کر کے واصل باللہ کر دیتے تھے۔

منقبت (۱۵)

آپ کے ایک چور کو قطب بنانے کا بیان

کہا جاتا ہے۔ کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے بغداد کو تشریف لا رہے تھے۔ تو راستہ میں ایک چور مسافروں کو لوٹنے کے لیے کھڑا تھا۔ جب آپ اس کے پاس پہنچے۔ تو اُسے کہا تم کون ہو۔ اُس نے کہا۔ میں بدوی ہوں۔ آپ کو کشف کے ذریعہ سے اُس کی بدکرداری کا حال معلوم ہوا۔ اور اُس کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا۔ کہ عجب نہیں۔ کہ یہ باہیبت و باعظمت شخص حضرت غوث الاعظم ہو۔ آپ کو اُس کے اس خیال کا علم بھی مکاشفہ کے ذریعہ ہوگیا۔ اور فرمایا۔ میں عبد القادر ہوں۔ چور اُسی وقت آپ کے پاؤں.... .... پر گر پڑا۔ اور اُس کی زبان پر شیئاً للہ کا کلمہ جاری ہوگیا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور اُس کی اصلاح کے لیے خدا کی طرف متوجہ ہوئے۔ خدائے عزوجل نے فرمایا۔ اس چور کو راہِ ہدایت دکھا کر قطب بنا دو۔ چنانچہ آپ کی توجہ سے وہ قطب ہوگیا۔

منقبت (۱۶)

منکر نکیر کے سوال کے جواب میں ایک فاسق کے عبد القادر کہہ کر نجات پانے کا بیان

روایت ہے کہ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک فاسق

Marfat.com

فسق و فجور میں سرمست رہتا تھا۔ مگر اس کو آپ سے خاص محبت تھی۔ جب وہ فوت ہوا۔ اور منکر نکیر نے اس کے رب اور نبی اور دین کے بارے میں سوال کیا۔ تو اس نے ہر ایک سوال کا جواب عبد القادر کے لفظ سے دیا۔ اللہ عزوجل کی طرف سے حکم ہوا۔ کہ اے منکر نکیر! اگرچہ یہ بندہ گنہ گار ہے۔ مگر میرے محبوب یعنی سید عبد القادر کی سچی محبت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ پس میں نے اس کی مغفرت کردی۔ اور اس کی قبر فراخ کردی۔

منقبت (۱۷)

آپ کے عمدہ لباس پہننے اور پھر فقیروں کو دینے کا بیان

کہتے ہیں حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا لباس نہایت نفیس ہوتا تھا۔ جس کا ایک گز دس دینار سرخ کے حساب سے ملتا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے ستر ہزار دینار کی قیمت کا عمامہ باندھا۔ اسی حال میں ایک فقیر کو دیکھا۔ اور اُسے دے دیا۔

منقبت (۱۸)

آپ کی جڑاؤ جوتی کا بیان توشیحات فاضلہ

کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی شہباز لامکانی قدس سرہٗ النورانی کی جوتی لعلوں اور زمردوں اور یاقوتوں سے جڑی ہوتی تھی۔ اور اس کے نیچے چاندی

Marfat.com

کی میخیں لگی ہوتی تھیں۔

منقبت (۱۹)

آپ کے لیے آسمان سے کھانا اُترنے کا بیان

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے چلّہ کاٹا۔ اور ارادہ کیا کہ روزہ افطار کرنے کے وقت پانی کے سوا دنیا کی کھانے پینے کی چیزوں میں سے کوئی چیز استعمال نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل آسمان سے کھانا اُتارے اور اسے کریں۔ چلّہ پورا ہونے سے دو دن پہلے آپ کے حجرے کی چھت پھٹی۔ اس سے ایک آدمی نیچے اُترا جس کے داہنے ہاتھ میں سونے اور بائیں ہاتھ میں چاندی کے برتن تھے۔ جو پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے وہ برتن آپ کے آگے رکھ دیئے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ برتن کیسے ہیں۔ اُس نے [illegible] یہ برتن عالم بالا سے لایا ہوں۔ تاکہ آپ ان میں سے پھل کھائیں۔ آپ نے فرمایا ان سونے چاندی کے برتنوں کو اُٹھالو۔ کیونکہ حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ وہ شخص سنتے ہی بھاگ گیا۔ اور روزہ کے افطار کے وقت آسمان سے ایک فرشتہ اُترا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں کھانا پڑا ہوا تھا۔ اُس نے آپ سے کہا۔ کہ خدا نے اس کھانے سے آپ کی ضیافت کی ہے۔ آپ نے وہ تھال لے کر اپنے درویشوں سمیت اس میں کھانا کھایا۔

Marfat.com

منقبت (۲۰)

حضرت خضر علیہ السلام کا حضرت غوث اعظم کی مدح کرنیکا بیان

حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کے حق میں فرمایا۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی محبوبیت کا جو مقام حاصل ہے۔ وہ دنیا میں نہ کسی کو حاصل ہوا نہ ہوگا۔

شیخ ابومدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی۔ اور آپ سے اپنے زمانہ کے تمام مشائخ کے بارے میں سوال کیا۔ اور جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نسبت پوچھا۔ تو آپ نے کہا۔ وہ صدیقین کے پیشوا۔ عارفین کی صحبت اور معرفت کی رُوحِ رواں ہیں۔ اور آپ کا مرتبہ تمام اولیاء میں ارفع ہے۔

منقبت (۲۱)

آپ کے وصال کے بعد کھلے طور پر طالبوں کو واصل باللہ بنانے کا بیان

کہتے ہیں کہ مصر میں ایک تاجر رہتا تھا۔ جو حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا نہ صرف معتقد تھا۔ بلکہ اُس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی تھی۔ دنیا کے دھندوں کے باعث چالیس سال تک آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا

Marfat.com

آخر آپ کی زیارت کے لیے بغداد کو روانہ ہوا۔ جب وہاں پہنچا۔ تو سُنا کہ آپ انتقال فرما گئے ہیں۔ اپنی مراد کے بر نہ آنے کے باعث اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کیا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ پہلے آپ کی قبر کی زیارت کر لے۔ چنانچہ آپ کی قبر پر گیا۔ اور آداب زیارت بجالایا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ قبر سے نکلے۔ اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے توجہ دی۔ اور وہ اور اور تین سو آدمی آپ کے ارشاد کے شرف سے مشرف ہو کر واصل باللہ ہو گئے۔ ایسی سچی ارادت کے بارے میں کہا گیا ہے اَرِنِی الْاِرَادَۃَ۔ لِتَاخُذَ السَّعَادَۃَ (مجھے اپنی ارادت دکھا اور سعادت حاصل کر۔)

منقبت (۲۲)

زیارت کے وقت آپ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کرنے کا بیان

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی مدینہ منورہ شریف تشریف لائے۔ اور چالیس روز تک سینے پر ہاتھ رکھے۔ اور حضور نبی غیب دان احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے مزار مبارک کی طرف منہ کیے کھڑے رہے اور یہ دو بیت پڑھتے تھے ؎

ذُنُوْبِیْ لِمَوْجِ الْبَحْرِ بَلْ ھِیَ اَکْثَرُ

کَمِثْلِ الْجِبَالِ الشُّمِّ بَلْ ھِیَ اَکْبَرُ

میرے گناہ سمندر کی موجوں کی مانند ہیں۔ بلکہ اُن سے بھی زیادہ ہیں
بلند پہاڑوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بڑے ہیں۔

Marfat.com

وَلٰكِنَّهَا عِنْدَ الْكَرِيْمِ اِذَا عَفَا
جُنَاحٌ مِنَ الْبَعُوْضِ بَلْ هِيَ اَصْغَرُ

مگر جب خدائے قادر وکریم بخشنے لگے۔ تو پھر کاہ ہیں۔ بلکہ اس سے چھوٹے ہیں۔

دوسری دفعہ تشریف لائے تو حجرۂ مبارک کے قریب جاکر یہ دو شعر پڑھے ہ

فِيْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِيْ كُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّيْ هِيَ نَائِبَتِيْ

جب میں آپ سے دُور تھا۔ تو اپنی رُوح کو بھیجتا تھا۔ جو میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی۔

وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَيْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِيْ

اور جب میں خود حاضر ہوا ہوں۔ سو اپنا داہنا ہاتھ بڑھائیے۔ تاکہ میرے ہونٹوں کو اُن کو چومنے کا فخر حاصل ہو۔

اُس وقت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا۔ آپ اس سے مصافحہ کیا۔ اور چوما اور سر پر رکھا۔

منقبت (۲۳)

آپ پر مچھلیوں کے سلام کرنے اور آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چومنے اور آپ کے پانی پر رجال الغیب کا نماز پڑھنا

شیخ سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ اپنے مکاشفات میں لکھتے ہیں۔ کہ

Marfat.com

مجھے کشف سے معلوم ہُوا کہ ایک دفعہ اہلِ بغداد نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کو اپنی جگہ پر موجود نہ پایا۔ تلاش میں نکلے۔ تو دیکھا کہ آپ نہر دجلہ پر بیٹھے ہیں۔ اور مچھلیاں آپ کو سلام کرتی اور آپ کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں۔ ظہر کے وقت تک یہی حالت رہی۔ ظہر کے وقت سبز رنگ کی جائے نماز دجلہ پر ہوا میں بچھائی گئی۔ جو سونے اور چاندی سے جڑاؤ تھی۔ اور جس پر دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی سطر میں یہ لکھا تھا۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

اور

دوسری سطر میں یہ لکھا تھا۔

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ

آپ اس جائے نماز پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد چند آدمی نمودار ہوئے۔ جو ہیبت میں شیروں کی مانند تھے۔ ان کے آگے ایک ایسا شخص تھا۔ جو ہیبت و وقار میں سب سے آگے بڑھا ہوا تھا۔ یہ سب کے سب جائے نماز کے آگے باادب کھڑے ہو گئے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے جماعت کرائی۔ اور انہوں نے اور بغداد کے تمام اولیاء نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ تکبیر کہتے۔ تو حاملانِ عرش بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہتے۔ اور تسبیح کہتے۔ تو فرشتے بھی آپ کے ساتھ تسبیح کہتے۔ اور جب آپ خدا کی تحمید بیان کرتے۔ تو آپ کے منہ سے نُور کی شعاعیں نکل کر عالم بالا کو چڑھتی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے اس طرح دُعا مانگی۔ الٰہی! میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پاک بندوں کی طفیل اس بات کا سوال کرتا ہوں۔ کہ میرے مریدوں کو توبہ پر مارنا۔ فرشتوں اور حاضرین نے آمین کہی۔ اتنے میں غیب سے

Marfat.com

آواز آئی۔ کہ تمھیں بشارت ہو۔ کہ تمھاری دُعا منظور کی گئی۔

منقبت (۲۴)

حضرت شیخ جنید بغدادی کا حضرت غوث اعظم کے قول قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کو کشف سے معلوم کر کے آپ کے آگے اپنی گردن جھکانے کا بیان۔

شیخ موسیٰ تہتوی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفات جنیدیہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے۔ کہ اللہ عزوجل نے آپ پر تجلیٰ۔ اور آپ مکاشفہ اور شہود کے دریا میں غرق ہو گئے۔ اُس وقت آپ کی زبان سے یہ کلمات نکالے۔ آپ کا سر میری گردن بلکہ سر پر ہے۔ اس کے بعد منبر کی اس سیڑھی سے جس پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اُتر کر نچلی سیڑھی پر کھڑے ہو گئے۔ اور خطبہ پڑھا۔ جب خطبہ اور نماز سے فارغ ہوئے۔ تو لوگوں نے آپ سے ان کلمات کی نسبت دریافت کیا۔ جو آپ نے خطبہ کے وقت کہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم ہُوا تھا کہ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے ایک شخص پیدا ہو گا۔ جس کا لقب محی الدین اور نام عبدالقادر ہو گا۔ شہر گیلان میں پیدا ہو گا۔ قطب اور غوث الاعظم ہو گا۔ خدا کے حکم

Marfat.com

سے کہے گا۔ صحابہ اور آئمہ معصومین کے سوا پہلے اور پچھلے تمام ولیوں کی گردنوں پر میرا قدم ہے،، میں نے خیال کیا۔ کہ جب میں اس کا ہم زمان نہیں ہوں۔ تو اس کے قدم کے آگے اپنی گردن کیوں رکھوں گا۔ پس خدا کی طرف سے عتاب آیا۔ تم نے غوث الاعظم کے آگے گردن جھکانے میں کیوں توقف کیا ہے۔ وہ میرا محبوب ہے۔ اور میرے محبوب کی اولاد سے اقطاب و اولیاء میں اس کا وہ رتبہ ہے جو میرے محبوب کا انبیاء میں رتبہ ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ فرمایا۔ تو تمام اولیاء آپ کے آگے اپنی گردنیں جھکانے کے لیے حاضر ہوئے۔ پس اس لیے میں نے کہا،، آپ کے قدم میری گردن بلکہ سر پر ہیں،،

منقبت (۲۵)

سید عمر سے حضرت نظام الدین اولیاء کی خلافت کرنے اور خدا کے نزدیک تمام سلسلوں سے سلسلہ قادریہ کے افضل ہونے کا بیان

حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ملفوظات کی چودھویں مجلس میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے۔ بغداد پہنچے۔ اس وقت حضرت سید عمر رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث پاک کی گدی پر جلوہ افروز تھے۔ انھوں نے آپ کو بلانے کے لیے ایک خادم بھیجا۔ اس نے جا کر کہا۔ کہ میرے مرشد آپ کو بلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمھارے مرشد مجھے کس طرح جانتے

Marfat.com

ہیں. جس دن آپ ہندوستان سے روانہ ہوئے. پس آپ حضرت سید عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان سے خلافت لی. اور خرقہ پہنا۔

اس کتاب کی چوتھی منزل میں حضرت شیخ الاسلام سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں. کہ جب میں اپنے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگا. تو آپ نے فرمایا. کہ کس طرح پر بیعت کی جائے. میں نے کہا. اس طریقہ پر جو سب سے افضل ہو. فرمایا. سب سے افضل طریقہ قادریہ ہے. پس آپ نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر مجھ سے بیعت لی۔

منقبت (۲۶)

آپ کی شفاعت سے نصف اُمت کے نجات پانے کا بیان

منازل الاولیاء میں لکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت شیرِ خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کی وصیت کی. اور کہا. کہ اویس قرنی کو میرا اسلام کہنا. اور میرا یہ قمیص دے دینا. اور میری اُمت کے لیے اُن سے دُعا کرانا. چنانچہ حضرت عمر و علی حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آپ کا قمیص لے کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے. ایک وادی میں آپ سے ملاقات ہوئی. آپ اس وقت سربسجود تھے. اور بارگاہِ الٰہی میں تضرع و خضوع و خشوع کر رہے تھے. جب آپ نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما نے آپ پر سلام کہا. آپ نے ان سے مصافحہ کیا. اور قمیص پہلے سر پر رکھا پھر

Marfat.com

پہن لیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کہا۔ اور آپ کی اُمت کے لیے دُعا مانگنے کا سوال کیا۔ پس حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سجدے میں گر پڑے۔ اور اُمتِ محمدیہ کی مغفرت کے لیے دُعا مانگی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں نے تمام اُمت کی مغفرت کی دُعا مانگی۔ مگر خدا کی طرف سے جواب آیا۔ کہ میں نے تمہاری شفاعت سے آدھی اُمت بخش دی۔ اور آدھی اپنے محبوب غوث الاعظم کی شفاعت سے بخشوں گا۔ میں نے کہا اے اللہ تمہارا محبوب ہے۔ اور کہاں ہے۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ جواب ملا وہ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ اور دَنٰی فَتَدَلّٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ آوْ اَدْنٰی کے مقام میں ہے۔ وہ میرا محبوب اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب ہے۔ اس کا قدم صحابہ اور آئمہ معصومین کے سوا تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔ جو اس کی ولایت کو قبول کرے گا۔ میں اُسے دوست رکھوں گا۔ پس حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے اس کی ولایت کو تسلیم کر لیا۔ اور اس کے آگے اپنی گردن جھکائی۔ اور خدا کا شکر کیا۔

منقبت (۲۷)

آپ کے کمال کو احمد فاروقی ترمذی سرہندی کے ظاہر کرنے کا بیان

شیخ موصوف کے ملفوظات میں لکھا ہے۔ کہ خدا تک پہنچنے کے دو ہی طریقے ہیں۔ ایک نبوت کا طریقہ۔ یہ طریقہ انبیاء کے ساتھ خاص ہے۔ اور یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم ہو گیا ہے۔ دوسرا ولایت کا طریقہ۔ یہ

Marfat.com

طریقہ اقطاب، اوتاد، ابدال اور عامہ اولیاء کا ہے۔ اس طریقہ میں واسطہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ اور یہ عالی منصب آپ کی ذاتِ والا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے سر پر تھے۔ اور حضرت فاطمہ اور حسن حسین بھی اس مقام میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ میرے خیال میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے پیدا ہونے سے پہلے بھی یہ مقام حاصل تھا جس آدمی کو یہ فیض پہنچتا ہے۔ انہی بزرگوں کی وساطت سے پہنچتا ہے۔ اس مبارک مقام کا مبداو منتہی انہی کے ساتھ متعلق ہے۔ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ کے وصال کے بعد یہ منصب حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔ اور ان کے بعد ترتیب وار اماموں کو یہ منصب ملتا رہا۔ ان اماموں میں سے ہر ایک امام اپنے زمانہ میں لوگوں کو اس نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ ور کرتا رہا۔ جب حضرت غوث الاعظم کا وقت آیا۔ تو یہ منصب آپ کو عطا ہوا۔ اور آپ کے ذریعہ آپ کے وقت کے اولیاء و اقطاب کو فیض پہنچتا رہا۔ اور آپ کے بعد قیامت تک پہنچتا رہے گا۔ اسی لیے آپ نے فرمایا ؎

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا

اَبَدًا عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

ہم سے پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے ہیں۔ اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے آسمان پر رہے گا۔ اور غروب نہ ہو گا۔

آپ کے اس شعر میں لفظ شمس سے ہدایت کا سورج مراد ہے۔ اور افسوس سے ہدایت کا منقطع ہونا مراد ہے۔

Marfat.com

منقبت (۲۸)

حضرت سید عبد القادر العید روس کے آپ کی مدح کرنے کا بیان

راوی کہتا ہے۔ کہ حاتم بن احمد اہدلی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی اس حد تک تعریف کرتے تھے کہ پہلے کسی نے آپ کی تعریف نہیں کی۔ آپ اپنی بعض تصانیف میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی قطب الاقطاب، محبوبوں کے تاج۔ دونوں جہانوں کے شیخ۔ لوگوں کی جائے پناہ۔ واقفِ اسرارِ خداوندی۔ اجتماع و جمعیت کے مظہر۔ اعتدال کے مخزن تھے۔ کائناتِ عالم میں ان کو تصرف کرنے اور خدا اور اس کی مخلوق کے حقوق کے معترف تھے۔ ہمارے سردار اور آقا تھے۔ آپ کا نام مبارک سید عبد القادر تھا۔ اور والد ماجد کا نام سید ابو صالح تھا۔

منقبت (۲۹)

حضرت احمد گنج بخش اور شیخ احمد گنج کبر کھتوی کے اپنے رسالوں میں آپ کی مدح کرنے کا بیان

حضرت احمد گنج بخش اور شیخ احمد گنج کبر کھتوی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مناقب درختوں کے پتوں اور شاخوں سے زیادہ ہیں۔ عارف لوگ آپ کے مراتب عالیہ کے شمار کرنے اور آپ کے مدح

Marfat.com

ان کے احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ آپ کے فضائل نہ قلموں سے لکھے اور نہ انگلیوں سے گنے جا سکتے ہیں۔ یہ آپ کی غایت درجہ کی عنایت ہے۔ کہ آپ نے اپنے کچھ مناقب ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔

شیخ ابومدین شعیب دکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملا۔ اور آپ سے رُوئے زمین کے مشائخ کی نسبت دریافت کیا۔ جب حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ امام الصادقین، رہنمائے عارفین اور معرفت کی رُوحِ رواں ہیں۔ اور اولیائے کرام میں نہایت ارفع منصب پر فائز ہیں۔

منقبت (۳۰)

آپ کے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ کہتے وقت اصفہان کے ایک ولی کے سوا تمام اولیاء کا اپنی گردنیں جھکا دینے کا بیان

کہتے ہیں کہ جب حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا کہ "میرا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہے" تو تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ مگر اصفہان کے ایک ولی نے گردن نہ جھکائی۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو کشف سے یہ بات معلوم ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا "میرا قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر ہے"۔ کچھ عرصہ کے بعد شیخ صنعان بیت اللہ کی زیارت کے لیے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس کے مرید شیخ محمود مغربی اور شیخ محمد فرید الدین عطار بھی اس کے ہمراہ تھے۔ کافروں کی ایک بستی میں پہنچے جس میں ایک

Marfat.com

خوبصورت لڑکی محل پر چڑھ کر اطراف و جوانب کا نظارہ دیکھ رہی تھی۔ شیخ کی نظر اس پر پڑی تو غش کھا کر زمین پر گر پڑا۔ یہ دیکھ کر لڑکی بھی اپنا دل دے بیٹھی یہاں تک کہ اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اس کے والد کو خبر ہوئی تو سخت گھبرایا۔ اور اُس کے سوا اُسے کوئی چارہ نظر نہ آیا۔ کہ شیخ کو اپنی لڑکی بیاہ دے۔ اُس نے شیخ سے کہا کہ میں تمھیں اپنی لڑکی بیاہ دیتا ہوں۔ مگر ہمارے ہاں نکاح کا یہ دستور ہے۔ کہ جسے لڑکی دی جاتی ہے۔ وہ کچھ دنوں تک خنزیروں کو چراتا ہے۔ اور ہر روز خنزیر کا ایک بچہ لڑکی والوں کو لا کر دیتا ہے۔ اور وہ نکاح کے وقت تک اپنے دستور کے مطابق خنزیروں کا گوشت کھاتے رہتے ہیں۔ اور جب نکاح ہونے لگتا ہے۔ تو چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اور مرد ایک ہاتھ میں شراب اور خنزیر کا گوشت اور دوسرے ہاتھ میں دلہن کا پلہ پکڑتا ہے۔ اور یوں نکاح کی رسم ادا ہو جاتی ہے۔ شیخ نے یہ باتیں خوشی سے منظور کر لیں۔ چنانچہ یہ خدمت اُس کے سپرد کی گئی۔ شیخ نکاح کی میعاد تک خنزیر چراتا اور ہر روز لڑکی والوں کو خنزیر کا ایک بچہ لا کر دیتا رہا۔ جب نکاح کی میعاد ختم ہوئی۔ تو شیخ کے ایک ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں دلہن کا پلہ دیا گیا۔ پس جب شیخ شراب پینے اور گوشت کھانے لگا تو شیخ فریدالدین نے بلند آواز سے کہا۔ حضرت غوث الاعظم! ہمارا شیخ ہاتھ سے نکل چلا ہے۔ مدد کیجیے۔ یہ سنتے ہی شیخ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا۔ اور شراب کا پیالہ اور خنزیر کا گوشت ہاتھ سے گر پڑا۔ اور غفلت کی پٹی آنکھ سے اُتر گئی۔ اس کے بعد شیخ جنگل کی طرف روانہ ہوا۔ شیخ فریدالدین نے پوچھا۔ آپ کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ جواب دیا۔ حضرت غوث الاعظم سے اپنا قصور معاف کرانے کے لیے جاتا ہوں۔ پس جب شیخ موصوف بغداد پہنچا۔ تو چہرہ پر سیاہی مل کر اور ہاتھ اور پاؤں میں

Marfat.com

بیڑیاں ڈال کر اپنے مریدوں کے ساتھ حضرت غوث پاک کے دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑا ہوا۔ اور رونے لگا۔ آپ کو اس کی حالت پر رحم آیا۔ اور اس کا قصور معاف کر دیا اور منہ دھونے کا حکم دیا۔ اور بیڑیاں کھلوا دیں۔ اور بارگاہِ الٰہی میں اس کی بخشش کے لیے دُعا مانگی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ چونکہ اس نے تمھاری بے ادبی کی تھی۔ اس لیے میں نے اسے اپنی بارگاہ سے نکال دیا۔ آپ نے دوبارہ اس کے لیے مغفرت کی دُعا مانگی۔ یہاں تک کہ عالم غیب سے آواز آئی۔ کہ اس کے حق میں کسی کی شفاعت قبول نہیں کی جائے گی۔ اس آواز کے سنتے ہی حضرت غوث الاعظم دنیاوی تصرفات سے دستبردار ہو گئے۔ اور کہا۔ اے اللہ! جب تو نے اس کے حق میں میری اور دوسرے اولیاء کی شفاعت قبول نہیں کی۔ تو میرے مریدوں کا قیامت میں کیا حال ہو گا۔ اس لیے میں دنیا میں تصرف کرنے کے کام سے دستبردار ہوتا اور تیرے بندوں کے کام تیرے سپرد کرتا ہوں۔ پس اللہ عزوجل نے فرمایا۔ میں نے اس کی توبہ قبول کی۔ اور تیرے پیچھے اس کا قصور معاف کر دیا۔ اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے مریدوں کو توبہ کے بغیر نہیں ماروں گا۔ اور ان کا خاتمہ بخیر کروں گا۔

بعض رسائل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو خدا کی طرف سے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ کہنے کا حکم ہوا۔ تو تمام اولیاء نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ مگر شیخ صنعان نے کہا۔ جس طرح غوث الاعظم خدا کے محبوب ہیں۔ مجھے بھی یہ درجہ حاصل ہے۔ اس لیے میری شان سے بعید ہے۔ کہ اپنی گردن اُن کے آگے جھکاؤں۔ حضرت غوث الاعظم کو کشف کے ذریعہ سے یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا "میرا قدم خنزیروں کے چرانے والے کی گردن پر ہے" کچھ دنوں کے بعد شیخ موصوف اپنے چار سو مریدوں کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں شیخ کی نظر ایک عورت پر پڑی۔ اُسے دیکھتے ہی عاشق ہو گیا۔ وہ عورت

Marfat.com

شراب بیچا کرتی تھی۔ اُس نے شیخ کو کہا۔ کہ اگر تم کو شراب فروشی کا کام منظور ہو تو میں تم سے محبت کر سکوں گی ورنہ نہیں۔ شیخ نے یہ بات خوشی خوشی منظور کر لی۔ کچھ دنوں کے بعد اس عورت نے خنزیروں کے چرانے کی خدمت شیخ کے سپرد کی۔ اُس نے بھی بخوشی منظور کر لی۔ شیخ کے مرید اُس کی یہ حالت دیکھ کر بداعتقاد ہو گئے۔ مگر اس کے دو صادق الاعتقاد مرید شیخ فرید الدین اور شیخ محمود مغربی جادۂ اعتقاد سے نہ ہلے۔ بلکہ اُنھوں نے کہا۔ کہ یہ آگ جہاں سے اُٹھی ہے وہاں ہی بجھے گی۔ پس شیخ محمود اپنے مرشد کے پاس رہے۔ اور شیخ فرید الدین بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب بغداد پہنچے۔ تو حضرت غوث الاعظم کی سرائے میں گئے۔ اور خدمت کا کوئی محل تلاش کیا۔ مگر نہ ملا۔ آخر ہر روز آپ کے پاخانہ کا ٹوکرا اُٹھا کر جنگل میں پھینکنا شروع کیا۔ چند دنوں کے بعد خادموں نے جو پہلے یہ خدمت سرانجام دیتے تھے حضرت غوث الاعظم کے پاس جا کر شکایت کی۔ ہم اس خدمت سے محروم کیے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا آپ میں کوئی نو وارد درویش ہے۔ اُنھوں نے کہا ہاں اس نے آپ کے پاخانہ کا ٹوکرا باہر پھینکنے کے لیے لے جانے کا کام ہم سے لے لیا ہے۔ پس آپ وضو کرنے کے لیے نکلے۔ تو دیکھا۔ کہ مینہ برس رہا ہے۔ اور ایک نوجوان سر پر ٹوکرا اُٹھائے جا رہا ہے۔ اور مینہ کے سبب اس کے سر سے نجاست کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم کون ہو؟ عرض کیا شیخ صنعانی کا مرید ہوں۔ آپ کو اس کی حالت پر حالت پر رحم آیا۔ فرمایا۔ تم کیا چاہتے ہو۔ عرض کیا جو میری خواہش ہے۔ آپ اُسے جانتے ہیں۔ فرمایا کسی اعلیٰ مقام کی درخواست کر۔ اُس نے کہا میرے نزدیک اس کے سوا کوئی اعلیٰ مقام نہیں کہ آپ میرے شیخ کا قصور معاف کر دیں۔ فرمایا۔ میں نے تمھاری خاطر تمھارے شیخ کا قصور معاف کر دیا۔ آپ کے اس ارشاد کے ساتھ ہی شیخ صنعانی کی آنکھ

Marfat.com

غفلت کا پردہ اُٹھ گیا۔ اور جس عورت پر وہ جان دیتا تھا۔ اُس کی محبت اُس
دل سے نکل گئی۔ اور سابقہ حالات حاصل ہو گئے۔ فوراً اپنی معشوقہ سے الگ
گیا۔ مگر وہ اس پر فریفتہ ہو گئی۔ شیخ نے کہا۔ چونکہ تم کافر ہو۔ اور میں مسلمان ہوں اِس
واسطے میں تمھیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ یہ سنتے ہی وہ اور اس کے متعلقین مسلمان
ہو گئے۔ اور یہ شیخ موصوف کے ہاں رہنے لگے۔

منقبت (۳۱)

ایک ابدال کا اپنے منصب سے معزول ہونے کے بعد آپ کے آستانہ کی چوکھٹ کے چومنے سے اُس کے قصور معاف ہونے کا بیان

کہتے ہیں۔ کہ ایک ابدال جو اپنے فرض منصبی کو انجام دے رہا تھا۔ کسی گناہ کے باعث
اپنے منصب سے معزول ہو گیا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا۔ اور آپ
کے مدرسہ کی خاک پر اپنی پیشانی رکھ کر رونے لگا۔ ابھی زبان سے توبہ کا کلمہ نکالنے نہ پایا
تھا کہ ہاتف نے غیب سے آواز دی۔ کہ چونکہ تو نے ہمارے محبوب کے دروازہ پر
پیشانی رکھی ہے۔ اس لیے ہم نے تمھارا قصور معاف کر دیا۔ بلکہ آگے سے بھی بلند
مقام تمھیں عنایت کیا۔ پس ہمارے محبوب کے پاس جا کر خدا کا شکریہ ادا کرو۔ چنانچہ
وہ مدرسہ میں گیا۔ تو دیکھا۔ کہ آپ فضلاء اور مشائخ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔
اس نے خدا کا شکریہ ادا کیا۔

Marfat.com

منقبت (۳۲)

آپ کا نام سُن کر جنات کے بادشاہ کے ایک ایسے شخص کو معافی دینے کا بیان

کہتے ہیں کہ بغداد کا ایک عالم جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے شاگردوں کے س
قبروں کی زیارت کے لیے گیا۔ راستے میں اُس نے ایک سیاہ سانپ دیکھا۔ جسے قتل کر
کچھ دیر بعد اُس پہ غبار چھا گیا۔ اور بیک وقت اپنے شاگردوں کی نظروں سے غائب
یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ کچھ دیر کے بعد اُنہوں نے دیکھا۔ کہ اُن کا استاد عمدہ لبا
پہنے آرہا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ جب مجھ پہ غبار چھا گیا۔ تو
مجھے ایک جزیرے میں لے گئے۔ پھر مجھے دریا میں غوطہ دے کر اپنے بادشاہ کے پا
لے گئے۔ وہ ہاتھ میں تلوار لیے تخت پر کھڑا تھا۔ اور اُس کے آگے ایک نوجوان مقت
پڑا تھا۔ جس کے بدن سے خون بہہ رہا تھا۔ اُس نے اپنے خادموں سے میری نسبت
کیا۔ کہ یہ کون ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ اس نوجوان کا قاتل ہے۔ یہ سنتے ہی آگ بگولا ہو
کہنے لگا۔ تو نے اس نوجوان کو ایسی حالت میں کیوں قتل کیا ہے۔ جبکہ اُس نے تیرا ک
نقصان نہیں کیا۔ میں نے کہا۔ میں نے اُسے قتل نہیں کیا۔ آپ کے خدام نے مجھ پ
باندھا ہے۔ اُنہوں نے بادشاہ کو کہا۔ کہ اس کے قاتل ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس
کے ہاتھ میں جو لاٹھی ہے۔ وہ خون سے لتھڑی ہوئی ہے۔ جب بادشاہ نے مجھ سے پوچ
تو میں نے کہا۔ اس لاٹھی کے ساتھ جو خون لگا ہُوا ہے۔ وہ ایک سانپ کا خون
جسے میں نے مارا ہے۔ بادشاہ نے کہا۔ او جاہل۔ وہ سانپ میرا فرزند تھا۔ جسے تو
مار ڈالا۔ یہ سنتے ہی وہ ہکا بکا رہ گیا۔ بادشاہ نے قاضی کو کہا۔ کہ یہ شخص اپنے ق

Marfat.com

[ہو]نے کا اقراری ہے۔ تم اس کے قتل کا حکم دے دو۔ قاضی نے میرے قتل کا حکم دے
[د]یا۔ بادشاہ تلوار کو ہاتھ میں پکڑ کر مجھ پر وار کرنے لگا۔ تو میں نے حضرت غوث الاعظم رضی
[اللہ] عنہ سے مدد مانگی۔ اُسی وقت ایک نورانی شخص نمودار ہوا۔ اور بادشاہ سے کہنے لگا۔
[ا]س شخص کو قتل نہ کرنا۔ کیونکہ یہ سلطان الاولیاء حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی کا
[مر]ید ہے۔ اگر اُس نے تمہارے بیٹے کو قتل کر کے تمہیں دکھ پہنچایا ہے۔ تو تم اسے قتل
[کر]کے حضرت غوث الاعظم کے آگے کیا جواب دو گے۔ حضرت غوث الاعظم کا نام سنتے
[ہی] اُس نے تلوار ہاتھ سے ڈال دی۔ اور کہا حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی جو تعظیم
[میر]ے دل میں ہے۔ اس کی خاطر سے میں نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اب تم اس مقتول
[کا] جنازہ پڑھاؤ۔ اور اس کی مغفرت کی دُعا مانگو۔ اس کے بعد اُس نے مجھے یہ خلعت پہنا
[کر] ان جنات کے ساتھ رخصت کر دیا۔ جو مجھے وہاں لے گئے تھے۔ اور وہ مجھے اپنی جگہ پر
[پہ]نچا کر غائب ہو گئے۔

منقبت (۳۴)

آپ کے مدرسہ کی گھاس کھانے اور اُس کے پانی پینے سے لوگوں کو طاعون سے نجات حاصل ہونے کا بیان

کہتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بغداد میں اس کثرت سے
[ط]اعون کی بیماری واقع ہوئی۔ کہ ہر روز ہزار سے زیادہ مرد اور عورتیں مرتے تھے۔
[لو]گوں نے آپ کے آگے اس کی شکایت کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارے مدرسہ
[کی] گھاس کوٹ کر بیماروں کو کھلائی جائے۔ اللہ عزوجل اس کی برکت سے بیماروں
[کو] شفا عطا فرمائے گا۔ اور طاعون کی بیماری بھی بڑھتی رہے گی۔ لوگوں نے آپ

Marfat.com

کے مدرسہ کا پانی پینے لگے۔ تو سب شفایاب ہو گئے۔ اور اس کے بعد آپ کے ز
میں بغداد میں کبھی طاعون کی بیماری واقع نہ ہوئی۔

منقبت (۳۴)

آپ کے اس قول میں کہ یہ وجود میرے نانے کا وجود ہے نہ کہ عبدالقادر کا وجود

کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی ا
گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے بیٹے حضرت شیخ سید عبدالجبار بھی آپ کے پیچھے
مگر آپ کے گھر پہنچنے سے پہلے ہی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کہیں غائب
ہو گئے۔ آپ نے گھر جا کر اپنی والدہ سے کہا کہ میں گھر کے دروازے تک حضر
غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مگر میں نے انھیں گھر میں داخل ہوتے نہ
دیکھا۔ والدہ نے کہا۔ وہ پندرہ دن سے نہیں آئے۔ یہ بات سُن کر آپ حجرے
گئے۔ جہاں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ رات کو عبادت کیا کرتے تھے۔ حج
کو اندر کی طرف سے بند پایا۔ جس سے آپ کو یقین ہو گیا۔ کہ حضرت غوث الاعظم رض
اللہ عنہ اندر ہیں۔ آپ آدھی رات تک حجرے کے دروازے پہ مؤدبانہ کھڑے ر
آدھی رات کے بعد حضرت غوث پاک نے حجرے کا دروازہ کھولا۔ اور اپنے بیٹے
فرمایا۔ تجھے ہر وقت یہی خیال رہتا ہے کہ میرا گھر جانا اچھا نہیں۔ جیسا تیرا خیال
اگر ایسا ہی کیا جائے۔ تو توالد و تناسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ اصل بات یہ
کہ میں فی الحقیقت حجرے کی طرف آتا ہوں۔ اور لوگ مجھے گھر جاتا ہوا دیکھتے ہیں
جیسا کہ تو نے بھی دیکھا ہے۔ آپ یہ بات سُن کر خوش ہوئے۔ اور کہا۔ کہ حضور نبی کر

Marfat.com

رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب قضائے حاجت کرتے تھے۔ تو آپ کا پاخانہ زمین نگل جاتی تھی۔ اور آپ کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار تھا۔ اور آپ پہ مکھیاں نہیں بیٹھتی تھیں۔ یہ سب باتیں حضور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے ساتھ خاص تھیں۔ مگر ہم آپ میں بھی یہ باتیں دیکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں فنا ہو گیا ہوں۔ اور مجھے بقا بالنبی کا مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم یہ وجود میرے نانے پاک کا وجود ہے نہ کہ عبد القادر کا وجود۔ آپ نے کہا۔ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر وقت بادل سایہ کیے رہتا تھا۔ آپ میں یہ بات کیوں نہیں پائی جاتی۔ فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھے نبی نہ کہنے لگیں۔

منقبت (۳۵)

آپ کے علم، عبادت اور اوراد کا بیان

کہتے کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی شہباز لامکانی قدس سرہ النورانی کے چھ سو پچاس (٦٥٠) لائق وفائق شاگرد تھے۔ جن کو آپ ہر روز سبق پڑھاتے۔ اور جس کے پاس قلم نہ ہوتا اُسے قلم دیتے۔ اور جو آپ کے پاس نسبت باطنی حاصل کرنے کے لیے آتا۔ اُسے اپنے ہاتھ سے سلسلہ مبارک لکھ دیتے۔ اور جب آپ کا وضو ٹوٹتا تو غسل کرتے کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ آپ کو دست لگ گئے۔ جس کے باعث آپ کو باون دفعہ بیت الخلاء میں جانا پڑا۔ اور اتنی ہی دفعہ آپ نے غسل کیا۔

کہتے ہیں۔ کہ جب آپ کے خادم فقیروں اور درویشوں کے لیے کھانے پینے کی چیزیں بازار سے لاتے لاتے تھک جاتے۔ تو آپ خود بازار تشریف

Marfat.com

لے جاتے اور کھانے پینے کی چیزیں خرید لاتے۔ اس سے آپ کی غرض اپنے نانا سے پاک حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی ہوتی تھی۔ آپ نے اپنے حلقہ بگوشوں کی جماعت سمیت سفر میں ہوتے تو جس جگہ قیام کرتے۔ وہاں آپ آٹا پیستے اور آپ ہی گوندھتے اور روٹیاں پکا کر درویشوں کو کھلاتے۔ جو شخص آپ کی زیارت کے لیے آتا اس کی تعظیم و توقیر کرتے۔ اکثر گوشت اور چربی ترک کر دیتے۔ ایک دن آپ کے کنبہ کے سات بچے جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں نصف درہم تھا۔ آپ کی خدمت میں آئے۔ اور ہر ایک نے اپنا اپنا نصف درہم آپ کو دے کر کہا کہ بازار سے کھانے کی چیزیں خرید لائیں۔ آپ بازار میں جا کر ہر ایک کے لیے چیزیں خرید لائے۔ آپ سے ہر روز کرامات سرزد ہوتی تھیں۔ مگر آپ ان کو پوشیدہ رکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ جو شخص اپنی کرامات کو ظاہر کرے وہ دنیا کا طالب ہے ہاں اگر ان کے ظاہر کرنے میں کوئی حکمت ہو تو مضائقہ نہیں۔ آپ فرماتے تھے جس میرے مرید نے میری اولاد سے خلافت حاصل کر کے مرتبہ کرامت کو پہنچ کر اپنے مقصود اور ارادہ کو ظاہر کر دیا۔ اُس کا منہ دنیا و آخرت میں سیاہ ہوگا۔ ایک روز آپ کی زوجہ محترمہ جو سید یحییٰ کی ماں تھی بیمار ہوگئیں۔ تو آپ نے خود ہی آٹا پیسا اور روٹی پکائی اور خود ہی پانی ڈالا۔

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی ہر روز ہزار رکعت پڑھتے۔ سورۂ رحمٰن یا سورۂ مزمل پڑھتے۔ اور جب سورۂ اخلاص پڑھتے تو سو بار سے کم نہ پڑھتے ہر فرض نماز کے بعد ایک دفعہ قرآن مجید ختم کرتے۔ ہر رات چھ سو ساٹھ دفعہ اربعین کا ورد کرتے۔ دن میں بھی اتنی دفعہ پڑھتے۔ چاشت، عصر اور تہجد کی نمازوں کے بعد دعائے سیفی پڑھتے۔ صلوٰۃ کبریٰ، اسمائے حسنیٰ اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء بھی ہزار ہزار بار پڑھتے۔ ایک دن آپ کے مریدین نے عرض کیا کہ

Marfat.com

حضرت! توحید کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ توحید کو توحید میں اس طرح چھوڑتا تھا۔ کہ آدمی نہ اس زبان سے بولے۔ نہ اس دل سے فکر کرے۔ نہ ان آنکھوں سے دیکھے۔ نہ ان آنکھوں سے سُنے۔ یہ توحید ہے۔ اور باقی ہوس ہے۔

منقبت (۳۶)

آپ کی ایک مریدنی کو ایک فاسق کے پنجہ سے نجات دلانے کا بیان

کہتے ہیں کہ ایک خوبصورت عورت نے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کی۔ اس سے پیشتر اس پر ایک آدمی عاشق تھا۔ ایک دن وہ عورت اپنے کسی کام کے لیے پہاڑ کے غار کی طرف گئی۔ اس کا عاشق بھی اُس کے غار کی طرف جانے کی خبر سُن کر اُس کے پیچھے ہو لیا۔ اور اس کے پاس جا کر اُس کی عصمت ریزی کرنے لگا۔ عورت نے اپنی خلاصی کی اور کوئی تجویز نہ پا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام اس طرح پکارنا شروع کیا یاغوث الاعظم الغیاث یاغوث الثقلین الغیاث یا شیخ محی الدین الغیاث یاسیدی۔ اس وقت آپ اپنے مدرسہ میں وضو کر رہے تھے۔ اور آپ کے پاؤں میں کھڑاویں تھیں۔ آپ نے اُن کو اُتار کر غار کی طرف پھینک دیا۔ ابھی اُس شخص کی مُراد حاصل نہ ہوئی تھی۔ کہ کھڑاویں آپ کے سر پر پڑنے لگیں۔ یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ وہ عورت ان کو اُٹھا کر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی۔ اور آپ کے پاس جو مرید تھے انھیں اپنا تمام قصہ سنایا۔

Marfat.com

منقبت (۳۷)

آپ کو ایک تاجر کے پکارنے اور اُسے اُونٹ اور اسباب مل جانے کا بیان

روایت ہے کہ ایک تاجر قافلہ کی روانگی کا انتظار کرتا رہا۔ تاکہ اُس کے ہمراہ تجارت کے لیے چلائے۔ جب قافلہ روانہ ہُوا۔ تو یہ بھی چند اُونٹوں پر سُرخ شکر لاد کر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گیا۔ رات کو اُس کے اُونٹ اسباب سمیت کہیں غائب ہو گئے۔ ہر چند انھیں تلاش کیا۔ مگر پتہ نہ ملا۔ سخت گھبرایا۔ چونکہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا مُرید تھا۔ اور آپ سے دلی عقیدت رکھتا تھا۔ اس لیے باآواز بلند پکارنے لگا۔ حضرت غوث پاک! "میرے اُونٹ اسباب سمیت غائب ہو گئے ہیں" اس کو پہاڑ پر ایک شخص دکھائی دیا۔ جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ اور اشارے سے اپنی طرف بلا رہا تھا۔ جب گیا۔ تو اُس شخص کو غائب اور اسباب سمیت اُونٹوں کو موجود پایا۔

منقبت (۳۸)

آپ کی شفاعت سے ایک ولی کی چھنی ہوئی ولایت کا مل جانے کا بیان

روایت ہے کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک ولی سے اس کی ولایت چھین لی گئی۔ اُس نے بہت سے اولیاء اللہ کے پاس جا کر

Marfat.com

دعا کرائی۔ مگر فائدہ نہ ہُوا۔ سب نے یہی کہا۔ کہ ہماری شفاعت تیرے حق میں قبول نہیں ہوتی۔ ہاں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کر۔ تمھیں تیرا مرتبہ دوبارہ حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اُس کے لیے دُعا کی۔ تو غیب سے آواز آئی۔ کہ بہت سے اولیاء نے اس کے لیے دُعا کی ہے۔ جو منظور نہیں ہوئی۔ تو تم اُس کے لیے دُعا نہ کرو۔ جب آپ نے یہ ندا سُنی تو ناراض ہو کر جنگل کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی آپ نے پہلا ہی قدم اُٹھایا تھا کہ ہاتف نے غیب سے آواز دی۔ غوث الاعظم! میں نے تیری خاطر سے اس کو اس جیسے ہزار آدمیوں کو بخش دیا۔ جب آپ نے دوسرا قدم اُٹھایا۔ تو آواز آئی۔ کہ میں نے اس کو اور اس جیسے دو ہزار آدمیوں کو ان کے مرتبہ پر پہنچا دیا۔ تیسرا قدم اُٹھانے پر آواز آئی۔ کہ میں نے اس کو اور اس جیسے تین ہزار آدمیوں کو ان کے اپنے مراتب پر پہنچا دیا۔ پس آپ خوش ہوئے۔ اور خدا کا شکر بجا لائے۔ اور اس ولی کو آپ کی طفیل سے کھوئی ہوئی ولایت حاصل ہوئی۔

منقبت (۳۹)

رمضان المبارک کے مہینہ میں ستر آدمیوں کے ہاں ایک وقت آپ کے روزہ افطاری کا بیان

کہتے ہیں کہ ماہ رمضان المبارک کی کسی تاریخ کو ستر آدمیوں نے الگ الگ آپ کو اپنے ہاں افطاری کی دعوت دی۔ آپ نے ہر ایک کی دعوت منظور فرمائی۔ اور ایک ہی وقت سب کے ہاں روزہ افطار کیا۔ اُسی وقت اپنے

Marfat.com

ہاں بھی روزہ افطار کیا۔ بعد ازیں یہ خبر مشہور ہوئی۔ تو آپ کے ایک خادم کے دل میں آیا
کہ آپ اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایک وقت ستر
آدمیوں کے ہاں کھانا کھایا ہو۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف
متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ واقعی میں نے ان ستر آدمیوں کی دعوت منظور کی۔ اور ایک
ہی وقت سب کے ہاں کھانا کھایا۔

منقبت (۴۰)

آپ کی تجویز سے ہر ایک ولی کو رتبہ ولایت ملنے کا بیان

کہتے ہیں کہ حضرت شاہ ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے۔ کہ
جب اللہ عزوجل سبحانہ، تبارک وتعالیٰ کسی آدمی کو ولایت کا مرتبہ عنایت کرنا چاہتا
ہے۔ تو حکم دیتا ہے کہ اسے حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں
لے جاؤ۔ جب وہ آپ کے حضور میں حاضر کیا جاتا ہے۔ تو آپ حکم دیتے ہیں کہ
اسے میرے بیٹے سید عبدالقادر کے پاس لے جاؤ۔ تاکہ وہ معلوم کرے یہ منصب
ولایت کا مستحق ہے یا نہیں۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ پس
اگر آپ اسے منصب ولایت کے لائق سمجھتے ہیں۔ تو دفتر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
میں اس کا نام لکھ کر اس پہ آپ کی مہر لگا دی جاتی ہے۔ اور پھر اسے حضور صاحب
لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے آگے پیش کیا جاتا ہے۔ اور حضرت غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کی چٹھی پہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم صادر ہوتا ہے
کہ آپ کو ولایت کا خلعت دیا جائے۔ پس آپ کو خلعت دیا جاتا ہے۔ اور

Marfat.com

آپ وہ اس کو دے دیتے ہیں۔ اور اُسے عالم غیب وشہود میں وہ قبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ غرض یہ عہدہ قیامت تک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سپرد ہے۔ اور یہ عہدہ صرف آپ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اور ہر وقت قطب اور غوث اور تمام اولیاء اللہ آپ سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

منقبت (۴۱)

آپ کے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کے مذہب کو اختیار کرنے کا بیان

روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ کے دل میں تبدیلی مذہب کا خیال پیدا ہُوا۔ تو آپ نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بیٹھے ہیں۔ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی داڑھی پکڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ اپنے بیٹے محی الدین عبد القادر سے فرمایئے کہ اس بوڑھے کی حمایت کرے۔ پس سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے مسکرا کر فرمایا۔ عبد القادر! اس بوڑھے کی عرض قبول کر۔ سو آپ نے ارشاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی عرض منظور کی۔ اور صبح کی نماز حنبلی مصلّٰی پر پڑھی۔ حالانکہ اس روز مصلّٰی موصوف خالی پڑا ہُوا تھا۔ جب آپ مصلّٰی موصوف پر کھڑے ہوئے۔ اور مخلوق اس قدر جمع تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ راوی کا قول ہے کہ اگر اس روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ مصلّٰی حنبلی پر نماز نہ پڑھاتے تو مذہب حنبلی صفحہ ہستی سے مٹ جاتا۔ بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اولیاء اللہ کی ایک جماعت کے ساتھ امام احمد بن حنبل کی قبر

Marfat.com

پر تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے۔ تو آپ کے ساتھیوں نے دیکھا۔ کہ امام موصوف قبر سے ایک قمیص لے کر نکلے۔ حضرت غوث پاک کو دی۔ اور پھر دونوں بغلگیر ہوئے۔ اس کے بعد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو کہا کہ شریعت و طریقت اور علم حلال کے جاننے والے ایک آپ ہی ہیں۔

منقبت (۴۲)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کے مکالمہ کرنے کا بیان

کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی طور پر ملاقات کی۔ اور کہا یا حضرت آپ نے امام احمد بن حنبل کا مذہب کیوں اختیار کیا۔ حالانکہ میں نے آپ کے جدّ امجد حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دو سال رہ کر آپ سے فیض حاصل کیا ہے۔ اور میں نے ہی یہ کلمہ کہا ہے ؛

لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ

اگر میری عمر کے یہ دو سال جن میں میں نے امام جعفر سے فیض حاصل کیا ہے۔ نہ ہوتے تو نعمان ہلاک ہو چکا تھا۔

دوسری یہ کہ امام احمد مسکین ہیں اور میں بھی مسکین ہوں۔ اور میرے نانا حضور دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی سے مسکینی طلب کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور اسی حالت

Marfat.com

میں ہی مار اور مجھے مساکین کے ساتھ اُٹھا۔

منقبت (۴۲)

حضرت داتا گنج بخش کا آپ کا شاگرد ہونے اور اس پر آپ کے اپنے مرشد سے اقرار کرانے کا بیان

روایت ہے کہ حضرت احمد داتا گنج بخش اپنے پیر و مرشد شیخ ابو اسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ایک روز آپ کے دل میں اس بات کا خیال پیدا ہوا کہ طریقہ قادریہ سب طریقوں سے اچھا ہے۔ اور سب سے مشہور ہے۔ ہر خاص و عام اس کی طرف مائل ہے۔ آپ کے مرشد شیخ ابو اسحاق کو کشف کے ذریعہ سے اس بات کا علم ہوا تو اُنھوں نے فرمایا۔ احمد! کیا تمہیں غوث کا مرتبہ معلوم ہے۔ آپ نے کہا۔ نہیں۔ مگر آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا غوث کی بارہ صفات ہیں۔ اگر تمام دریا سیاہی اور درخت قلمیں ہو جائیں۔ اور آدمی اور جن فرشتے لکھنے لگیں۔ تو ان صفات میں سے ادنیٰ سی صفت کو بھی نہ لکھ سکیں۔ آپ نے جب یہ کلام سُنا تو آپ کو مرتبہ غوثیت کے حاصل کرنے کا از حد شوق پیدا ہوا۔ اور بے قرار ہو گئے اپنے دل میں کہنے لگے کہ غوث مردانِ خدا کا سردار ہوتا ہے۔ واللہ! میں اسی کے دامن میں مروں گا۔ اس کے بعد آپ بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ ایک پہاڑ پر پہنچے جو اجمیر کے قریب تھا۔ اُس کے نیچے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ آپ نے اس میں وضو کیا۔ اور نماز پڑھکر اسی چشمہ پر سو گئے۔ خواب میں دیکھا۔ کہ ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔

Marfat.com

آپ نے اس میں وضو کیا۔ اور نماز پڑھ کر اس چشمہ پر سو گئے۔ خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سُرخ تاج اور سبز عمامہ لیے تشریف لا رہے ہیں۔ دیکھتے ہی آپ حضرت غوث پاک کی طرف بڑھے۔ اور آپ کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے۔ حضرت غوثِ پاک نے آپ کے سر پر تاج رکھ پر اس پر عمامہ باندھا۔ اور فرمایا۔ بیٹا! تو مردِ خدا ہے۔ یہ کہہ کر آپ غائب ہو گئے۔ آپ بیدار ہوئے۔ تو دیکھا۔ کہ آپ کے سر پر تاج اور عمامہ ہے۔ آپ خدا کا شکریہ ادا کر کے تاج اور عمامہ اپنے مرشد کے پاس لے گئے۔ اور آپ کی حالت میں غیر معمولی ترقی ہونے لگی۔ جب اپنے مرشد کے پاس پہنچے۔ تو اُن کو اپنے مرید کی یہ خوشگوار حالت دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی اور فرمایا۔ احمد! یہ تاج اور عمامہ تمھارے لیے سراسر برکت ہے۔ تم پہلے بالواسطہ مستفیض ہوتے تھے۔ اور اب تمھیں براہِ راست فیض حاصل ہو گیا ہے۔ تم سلسلہ قادریہ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی برکت سے ممتاز ہو گئے۔ اور تمھارا درجہ اولیاء میں بلند ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کے مرشد نے آپ کے سر پہ تاج اور عمامہ رکھا۔ اور خدا کا شکر ادا کیا۔

ایک کرامتِ عجوبہ

روایت ہے کہ ایک روز آپ نے اپنے مرشد سے کہا کہ مجھے پہاڑ سے لکڑیاں لانے کی اجازت دی جائے۔ جیسا کہ میں پہلے لنگر کے درویشوں کا کھانا پکانے کے لیے لایا کرتا تھا۔ اُنھوں نے فرمایا۔ اب آپ اس خدمت کے لیے قابل نہیں رہے۔ مگر آپ کے دوبارہ اصرار کرنے پر اُنھوں نے اجازت دے دی۔ چنانچہ آپ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ لکڑیوں کی گٹھڑی اپنے سر پر رکھنے لگے۔ تو گٹھڑی آپ کے سر سے ایک گز اُونچی ہوا میں لٹک گئی۔ جُوں جُوں

Marfat.com

آپ چلتے تھے گٹھڑی بھی ساتھ ساتھ چلتی گئی۔ جب اپنے مرشد کی خدمت میں پہنچے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ احمد! جس سر پہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سرخ تاج اور سبز عمامہ رکھیں۔ گٹھڑی کی کیا مجال ہے کہ اس پہ ٹھہر سکے۔ کیونکہ جب حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کسی کے سر پر عمامہ رکھتے ہیں تو اسے شیخ الحجر والشجر کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا۔ آئندہ یہ کام نہ کرنا۔ آپ نے منظور کر لیا۔ یہ بھی فرمایا کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو منزل مقصود پر پہنچا دیا ہے۔

منقبت (۴۴)

آپ کی ایک نظر سے لوگوں کی جماعت کو واصل باللہ کرنے کا بیان

روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کو خدائے عزّ وجل کی طرف سے سات سو مردوں اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کرنے کا حکم ہوا تو آپ نے مردوں کو ایک طرف اور عورتوں کو دوسری طرف کر کے ان پر اپنی کیمیائی نظر ڈالی۔ وہ سب کے سب واصل باللہ ہو گئے۔

منقبت (۴۵)

آپ کی منبر پہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرنے کا بیان

جامع العلوم میں لکھا ہے کہ ایک روز حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی

Marfat.com

منبر پر وعظ فرما رہے تھے۔ کہ جلدی سے نیچے کی سیڑھی پر اُتر آئے۔ اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر بعد پھر اپنی جگہ پر بیٹھ کر وعظ میں مشغول ہو گئے۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ میں حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو منبر پر بیٹھے دیکھا۔ اس لیے میں نیچے کی سیڑھی پر اُتر آیا۔ اور جب آپ تشریف لے جانے لگے۔ تو مجھے اپنی جگہ بیٹھ کر وعظ کرنے کا حکم فرمایا۔

منقبت (۴۶)

آپ کے کسی ایک ایسی عورت کو اولاد عطا کرنا جس کے لیے لوحِ محفوظ میں اولاد نہیں تھی کا بیان

منتخب جواہر القلائد میں لکھا ہے کہ ایک روز ایک عورت حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے دُعا کرانے کی خواستگار ہوئی۔ آپ نے مراقبہ کے ذریعہ لوحِ محفوظ پر نگاہ ڈالی۔ مگر اس میں اس عورت کے لیے کوئی عورت لکھی ہوئی نہ پائی۔ پھر بارگاہِ خداوندی میں اس کے لیے دو بیٹوں کے بارے میں دُعا کی۔ اللہ عزوجل کی طرف سے ندا آئی کہ اس کے لیے لوحِ محفوظ میں ایک بیٹا تک نہیں لکھا گیا۔ اور آپ اس کے لیے دو بیٹے مانگتے ہیں۔ آپ نے تین بیٹوں کی دُعا کی۔ مگر پھر وہی جواب ملا جو پہلے ملا تھا۔ پھر آپ نے چار مانگے۔ اور وہی جواب ملا۔ غرض جب آپ سات سال تک پہنچے تو آواز آئی کہ غوث الاعظم سات ہی کافی ہیں۔ زیادہ کی دُعا نہ کرنا۔ اس آواز کے ساتھ ہی اس عورت کو سات بیٹے عطا ہونے کی خوشخبری دی گئی۔ آپ نے اسے کھانے کے لیے مٹی دی۔ چونکہ اس عورت کو آپ سے کامل عقیدت تھی۔ اس نے مٹی کو چاندی میں مڑھ کر گلے میں لٹکا دیا

Marfat.com

جس سے اُسے اللہ عزوجل نے سات بیٹے عطا فرمائے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی سے اس کا اعتقاد درست نہ رہا۔ اس لیے اس نے دل میں کہا۔ کہ یہ مٹی جو حضرت غوث الاعظم نے مجھے دی ہے بے فائدہ ہے۔ ابھی اس نے یہ کلمات پورے طور پر زبان سے نہیں نکالے تھے کہ اُس کے سب بیٹے فوت ہو گئے۔ پھر روتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا۔ اب تیری آہ و زاری کا وقت نہیں رہا۔ اب تمھارا رونا بے سود ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ نے اسے فرمایا اپنے گھر کو لوٹ جا۔ اور جس نیت کے ساتھ تو ہمارے پاس آئی ہے۔ اُسی طرح اپنے بچوں کو گھر میں موجود پائے گی۔ جب وہ گھر پہنچی تو اُس نے اپنے بچوں کو زندہ پایا۔ اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

منقبت (۴۷)

جنات کا آپ کا فرمانبردار ہونے کا بیان

کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں جن و شیاطین لوگوں کی طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے۔ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام کو خیال پیدا ہُوا کہ جب میرے زمانہ میں لوگوں کو جنوں اور شیطانوں سے اذیت پہنچتی ہے۔ حالانکہ یہ سب میرے ماتحت ہیں۔ تو میرے وصال کے بعد لوگوں کا کیا حال ہو گا۔ آپ اسی فکر میں تھے کہ ہاتفِ غیب نے آواز دی کہ آخر زمانہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے جن پر نبوت کا خاتمہ ہو گا۔ ان کی نسل سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام عبد القادر ہو گا۔ جنات اور شیاطین اُس کے ماتحت ہوں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کلام کو سُن کر خوش ہوئے اور شکر الٰہی بجا لائے۔ اور جنوں اور

Marfat.com

شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر سمندر میں ڈال دینے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ آخر زمانہ میں ان کے زنجیر کھلیں گے۔ اور یہ حضرت غوث الاعظم کے ماتحت ہوں گے آپ انہیں قید کریں گے۔ کیونکہ آپ آدمیوں جنوں اور ملائکہ کے شیخ ہوں گے۔ چنانچہ جنات اور ملائکہ اب آپ کے مریدوں کے فرمانبردار ہیں۔

منقبت (۴۸)

آپ کے ایک ایسے مُرید کو منکر نکیر کے عذاب سے چھڑانے کا بیان

روایت ہے کہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے مریدین میں سے ایک شخص کو جو آپ سے غیر معمولی عقیدت رکھتا تھا۔ اور اُسے اپنی محبت میں فنا فی المحبۃ کا درجہ حاصل تھا۔ جب فوت ہُوا۔ تو منکر نکیر نے آکر اُس سے دریافت کیا کہ تیرا رب، تیرا نبی اور تیرا دین کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میں اپنے مرشد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے نام کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ منکر نکیر نے حیران ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار۔ تو جانتا ہے کہ تیرا یہ بندہ کیا کہتا ہے۔ اللہ عزوجل نے کہا۔ اسے عذاب دو۔ جب وہ اُسے عذاب دینے لگے تو حضرت غوث الاعظم پردۂ غیب سے نمودار ہوئے۔ اور منکر نکیر سے فرمانے لگے کہ یہ شخص اللہ عزوجل اور اُس کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے دین کو نہیں جانتا۔ یہ صرف مجھے ہی جانتا ہے۔ اور ہمیشہ میری ہی پیروی کرتا رہا ہے۔ سو جو تم اُسے پوچھ رہے ہو۔ میں اُس کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ پس تم میری خاطر سے عذاب نہ دو۔ منکر نکیر سے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔ الٰہی

Marfat.com

تو جانتا ہے کہ تیرے محبوب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ اس بندے کو عذاب نہ دو۔ جب وہ اسے عذاب دینے لگے۔ تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے ہتھوڑے لے لیے اور کہا۔ اس شخص کے نزدیک مت جاؤ۔ کیونکہ اس وقت میرے اندر عشق کی آگ بھڑک رہی ہے۔ تم کو مناسب ہے کہ ہٹ جاؤ۔ ورنہ اس آگ سے جنت و دوزخ دونوں کو جلا دوں گا۔ اتنے میں منکر نکیر کو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئی۔ کہ میں نے اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے۔ اسے عذاب نہ دو۔

منقبت (۴۹)

آپ کے مریدین کے مراتب کا بیان

روایت ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے آپ کے مریدین کے مراتب کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ہمارا انڈا ہزاروں انڈوں کے مقابل ہے اور چوزوں کی تو کسی سے قیمت ہی نہیں پڑ سکتی۔ انڈے سے مراد آپ کا وہ مرید ہے جس نے ابھی ابھی طریقت کے راستہ میں قدم رکھا ہو۔ اور چوزے وہ جس کو اس راستہ میں چلتے کچھ عرصہ گزر گیا ہو۔ اور جس نے خدائے عزوجل کے ذکر سے اپنے دل میں روحانی زندگی کی روشنی پیدا کر لی ہو۔ مطلب یہ ہوا کہ میرے ادنیٰ درجہ کے مرید دوسرے مشائخ کے ہزار مریدین کے برابر ہے۔ اور متوسط درجہ کے مرید کا تو کوئی ہم پلہ ہی نہیں ہے۔ ناظرین جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ادنیٰ اور متوسط درجہ کے مریدوں کا یہ مرتبہ ہے۔ تو آپ کے عامل مریدین کا رتبہ تو احاطہ عقل سے باہر ہوگا۔

Marfat.com

دار الجواہر میں شیخ ابو الفرج بن جوزی نے شیخ علی بن متی سے نقل کیا ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین سے بڑھ کر کسی شیخ کے مرید نہیں ہیں۔

شیخ بقی بن بطو فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین کو اولیاء کی محفل میں اس طرح دیکھا کہ ان کے ہاتھوں سے نور چمکتا تھا۔

ایک شخص نے آپ سے آپ کے نیکوکار اور بدکار مرید کی نسبت سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ میرا نیک مرید میرے لیے ہے۔ اور میں بدکار کے لیے ہوں۔

شیخ عدی بن مسافر کہتے ہیں۔ میں اور سب مشائخ کے مریدین کو خرقۂ خلافت پہنا سکتا ہوں۔ مگر حضرت غوث پاک کے کسی مرید کو خرقہ نہیں پہنا سکتا۔ کیونکہ آپ کی اور میری مثال سمندر اور چھوٹی سی نہر کی ہے۔

جنات سے نجات کا نسخہ

سید جلال بخاری تحفۃ السیر میں لکھتے ہیں کہ اگر کسی کو جن چمٹ جائے۔ اور اس کے کان میں "حضرت شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی" کا کلمہ پھونک دیا جائے تو آرام ہو جائے۔ اگر کفار کا لشکر ملک اسلام پر چڑھ آئے۔ یا کسی کو ڈاکوؤں کا خوف ہو۔ زمین سے سیاہ مٹی اٹھا کر اس پر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا نام پڑھ کر اس کو لشکر کفار یا ڈاکوؤں کی طرف پھینک دیا جائے۔ تو جیسا کہ حضرت غوث الاعظم نے فرمایا وہ مٹی دشمنوں کی آنکھوں میں پڑھ کر ان کو اندھا کر دے گی۔

نیز آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے توسل کرے۔ اللہ عزوجل اس کی تکلیف کو آسانی سے بدل دے گا۔ اور اسے خوشی حاصل ہو گی۔ نیز فرمایا۔ جس شخص نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا خرقہ پہنا۔ اسے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہونے کے علاوہ

Marfat.com

مراتب عالیہ حاصل ہو گئے کیونکہ آپ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے حق میں خاص طور پر دُعا کی ہوئی ہے۔ اور چونکہ آپ دنیا کے قطب ہیں۔ اس لیے آپ کی دُعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہے۔

ایک ادنیٰ اسی سخاوت

کہتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے آج آپ کی کوئی سخاوت نہیں دیکھی۔ یہ سنتے ہی آپ نے فوری طور پر ایک سو چالیس گنہ گاروں کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ آپ کے پاس حاضر کیے گئے۔ تو آپ نے ستر کو دائیں اور ستر کو بائیں جانب کھڑا کیا۔ اس کے بعد دونوں طرف نگاہ ڈال کر ان کو واصل باللہ کر دیا۔ پھر اس شخص کو فرمایا۔ کیا تم نے آج کے دن میری سخاوت دیکھی۔

منقبت (۵۰)

اللہ عزوجل سے آپ کے اس قسم کے ستر وعدے لینا کہ وہ آپ کو کبھی آپ کے مرتبہ سے نہیں گرائیگا۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ نجیب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں ایک روز شیخ حماد بن مسلم دباس کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ نے چند ایسے کلمات کہے جو بظاہر شرع کے خلاف تھے۔ شیخ نے کہا۔ آپ اپنی ولایت پر اتنا کیوں فخر کرتے ہیں۔ کیا آپ کو اس بات کا ڈر نہیں کہ خدا آپ کے کلمات سُن کر آپ کو مرتبۂ ولایت سے گرا دے۔

Marfat.com

آپ نے شیخ حماد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ دل کی آنکھ سے دیکھ۔ میرے ہاتھ پر کیا لکھا ہوا ہے جب آپ نے شیخ کے سینے سے ہاتھ اٹھایا۔ تو شیخ نے کہا۔ میں نے آپ کے ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ آپ سے اللہ عزوجل نے ستر دفعہ وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو مرتبہ ولایت سے نہیں گرائے گا۔ پھر شیخ نے کہا کہ آپ کو کوئی خوف نہیں ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

منقبت (۵۱)

آپ کے ایسے کلمات جو بظاہر خلاف شریعت ہیں، کا بیان

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ شیخ صدقہ نے چند کلمات کہے جو بظاہر خلافِ شرع ہیں۔ خلیفہ کو کسی نے اس بات کی خبر کر دی۔ خلیفہ نے حکم دیا۔ کہ آپ کو قاضی کی عدالت میں حاضر کر کے تعزیر لگائی جائے۔ جب آپ قاضی کے پاس آئے۔ تو آپ کے سر سے پگڑی اُتاری گئی۔ یہ دیکھ کر آپ کا ایک مرید چیخ اُٹھا۔ جب قاضی آپ کو تعزیر لگانے لگا۔ تو اُس کا ہاتھ شل ہو گیا۔ اُس کے دل میں آپ کی ہیبت چھا گئی۔ وزیر نے یہ حالت دیکھی تو اُس پر بھی آپ کا رعب چھا گیا خلیفہ بھی ڈر گیا بغرض آپ کو رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے دربار میں آئے۔ تو بڑے بڑے مشائخ کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تشریف لا کر وعظ کرنے کی انتظار میں بیٹھے پایا۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تشریف

Marfat.com

لائے۔ اور حلقۂ مشائخ میں بیٹھ گئے۔ پھر منبر پر چڑھے۔ مگر نہ آپ کچھ فرمایا۔ اور نہ قاری کو قرآنی خوانی کا حکم فرمایا۔ اگرچہ آپ چپ چاپ منبر پر بیٹھے تھے۔ مگر لوگوں پر وجد کی حالت طاری ہوگئی۔ شیخ صدقہ نے اپنے دل میں کہا کہ نہ ہی حضرت غوث الاعظم نے کچھ کہا۔ اور نہ قاری نے کچھ پڑھا۔ تو یہ وجد کیسا۔ آپ نے شیخ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ میرے ایک مرید نے ایک لمحہ میں بیت المقدس سے آکر میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اور یہ لوگ اس کے مہمان ہیں۔ شیخ نے اپنے دل میں کہا۔ جو شخص ایک لمحہ میں بیت المقدس سے بغداد پہنچ سکتا ہے۔ اُسے توبہ کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ وہ ہوا میں چلا ہے۔ اور اب اُس نے توبہ کی ہے۔ کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا۔ اور وہ اس بات کا محتاج ہے۔ کہ میں اُسے خدا کی محبت کا راستہ دکھاؤں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میری تلوار مشہور ہے۔ میری کمان چڑھی ہوئی ہے۔ میرا تیر نشانہ پر لگا ہوا ہے۔ میرا نیزہ ہر وقت گڑا رہتا ہے۔ میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے۔ میں اللہ عزوجل کی بھڑکتی آگ ہوں۔ مجھ پر مختلف حالات ظاہر ہوتے ہیں۔ میں دریائے بے کنار ہوں۔ اپنے وقت کا رہنما ہوں۔ اپنے غیر میں کلام کرتا ہوں۔ تمام آفات سے محفوظ۔ خدا کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوں۔ اے ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔ اے رات کو جاگنے والے۔ اے پہاڑوں میں رہنے والو۔ تمہارے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اے گرجوں میں رہنے والو۔ تمہارے گرجے گر گئے۔ خدا کے فرمان کی طرف آجاؤ۔ میں خدا کی طرف سے تمہیں حکم کرتا ہوں۔ اے مردانِ خدا۔ اے بہادرو! اے ابدال۔ اے لڑکو آؤ۔ اور میرے بحر زخار سے اپنا اپنا حصّہ لو۔ اے خدائے برتر۔ تو ایک ہے۔ بڑا ہے۔ جبّار ہے۔ متکبر ہے۔ اور میں حقیر، محتاج اور ذلیل ہوں۔ تو ہی معبود برحق ہے۔ مجھے

Marfat.com

دن اور رات میں ستر (۷۰) دفعہ یہ آواز آتی ہے۔ کہ عبدالقادر! میں نے اپنے لیے چن لیا ہے۔ پس تم میرے سامنے جو چاہو کرو۔ مجھے کہا جاتا ہے۔ کہ عبدالقادر! مانگ۔ جو مانگو گے تم کو دیا جائے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ میرا جو تجھ پر حق ہے۔ اس کے ساتھ جو چاہو۔ کھاؤ۔ پیو۔ میں نے ہلاکت سے بے خوف کر دیا ہے۔

ایک اور شانِ عجوبہ

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی لوگوں کے سامنے ہوا پر چلتے۔ اور فرماتے جب سورج چڑھتا ہے۔ تو مجھ پر سلام کرتا ہے۔ سال میرے پاس آتا اور سلام کرتا ہے۔ اور جو باتیں اس میں ظاہر ہونے والی ہوں۔ وہ مجھے بتا دیتا ہے۔ اس طرح ہفتے مہینے اور دن مجھے ان امور سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ جو ان میں وقوع پذیر ہونے والے ہوں۔ خدا کی قسم قیامت کے دن سب نیک و بد میرے آگے پیش کیے جائیں گے۔ میں ہر وقت لوح محفوظ کو دیکھتا رہتا ہوں۔ میں نے خدا کے علم اور اس کے مشاہدہ کے دریا میں غوطہ لگایا میں لوگوں پر خدا کی حجت ہوں۔ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اور آپ کے کمالات کا وارث ہوں۔

جادۂ حق میں کمالیت عجوبہ

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی اپنے مدرسہ میں منبر پر بیٹھ کر فرماتے تھے۔ کہ ہر ایک ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم پہ ہوتا ہے اور میں اپنے نانا حضور کے قدم پہ ہوں۔ آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا۔ میں نے وہاں اپنا قدم رکھا۔ مگر نبوت کے قدم کی جگہ پہ میں اپنا قدم نہیں رکھ سکا۔ کیونکہ یہ مقام انبیاء سے خاص ہے۔

Marfat.com

آپ کا قول ہے کہ انسانوں، جنوں اور ملائکہ کے مشائخ ہیں۔ اور میں سب کا شیخ ہوں۔ آپ نے اپنے وصال کے وقت اپنی اولاد سے کہا۔ مجھ میں اور تم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ سو تم میرے بعد مجھے کسی پر اور کسی کو مجھ پر قیاس نہ کرنا۔ اپنے فرزند عبداللہ سے فرمایا۔ تم مجھ میں ہونے کا درجہ حاصل کرو۔

مرد کون؟

فرماتے تھے۔ میرا مقام خلقت کے امور اور تمھاری عقلوں سے بالاتر ہے۔ اولیاء اللہ جب عالم قدرت پر پہنچتے ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور جب میں اس مقام پر پہنچا تو میرے لیے ایک کھڑکی کھولی گئی جس سے میں نے گزر کر حق کا حق کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو تقدیر کا مقابلہ کرے۔

سعید کون؟

فرمایا۔ سعادت مند وہ ہے جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ یا اس کو دیکھا جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔

بدنصیب کون؟

فرمایا۔ بدنصیب وہ ہے جس نے مجھے نہیں دیکھا۔ منبر پہ بیٹھ کر فرماتے۔ اے زمین و آسمان کے مکینوں۔ جب اللہ عزوجل سے کسی چیز کا سوال کرنے لگو تو میرے وسیلہ سے آؤ۔ مجھ سے علم معرفت حاصل کرو۔ اے عراق والو! میں ایسے پارچات کی طرح ہوں جو کھلے طور پر ایک جگہ لٹکے ہوئے ہوں۔ جو چاہے انھیں پہن لے۔ تم سلامتی اختیار کرو۔ ورنہ میں تم پر ایسے لشکر کے ساتھ چڑھائی کروں گا۔ جس کا تم

Marfat.com

مقابلہ نہ کر سکا۔

فرمان عجوبہ

فرمایا۔ اے غلام ہزار سال معرفت کی راہ پر چل۔ تاکہ تو اس قابل ہو جائے کہ میرا کلام سمجھ سکے۔ اے غلام! انبیا میری مجلس میں حاضر ہیں۔ اور اولیاء میں سے جو اس وقت زندہ ہیں۔ اور جو وصال فرما چکے ہیں۔ یا ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ ان کی ارواح حاضر ہیں۔ انھیں خلعت پہنا۔

اے غلام! جب قبر میں تمھارے پاس منکر نکیر آئیں تو ان سے میرے حالات پوچھنا۔ جب کوئی ایسی بات کرتے جو لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہو۔ تو کہتے کہ اگرچہ یہ بات تمھاری سمجھ میں نہیں آئی۔ مگر کہو۔ کہ میں نے سچ کہا ہے۔ کیونکہ میں کبھی خلافِ واقع بات منہ سے نہیں نکالتا۔

یہ بھی فرمانے کہ مجھے بولنے کا حکم ہوتا ہے۔ تو بولتا ہوں۔ جو کچھ اللہ عزوجل کی طرف سے عطا ہوتا ہے لوگوں میں بانٹ دیتا ہوں۔ جو حکم ہوتا ہے اسے بجا لاتا ہوں۔ پس بھلے بُرے کا ذمہ دار وہ مجھے بولنے کا امر کرتا ہے۔ کیونکہ دیت عاقلہ پر پڑتی ہے۔

زہر قاتل کیسے؟

فرمایا۔ اگر تم میری باتوں کی تکذیب کرو گے تو وہ تمھارے لیے زہر قاتل اور دین و دنیا کی بربادی کا باعث ہو گی۔ میں قہر کی تلوار سے خدا کے دشمنوں کو قتل کرنے والا ہوں۔ اگر شریعت مانع نہ ہوتی تو تمھیں تمھارے کھانے پینے اور تمھارے گھروں کی چیزوں تک بتلا دیتا۔ تم آئینوں کی طرح ہو۔ جن میں تمھارے ظاہر و باطن

Marfat.com

کو دیکھتا ہوں۔ اگر شریعت کا لحاظ نہ ہو تو میں تمہیں سب چیزوں کا پتہ بتاؤں۔ مگر علم معرفت مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

منقبت (۵۲)

آپ کے اُن کلمات میں جو آپ نے اول فرمائے کا بیان

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا میں نے ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو منگل کے روز ظہر سے پہلے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا بیٹا! تم وعظ کیوں نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا میں ان پڑھ ہوں۔ بغداد کے فصحاء و بلغاء کے سامنے وعظ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ فرمایا۔ منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا۔ تو آپ نے میرے منہ میں سات دفعہ اپنی تھوک ڈالی۔ اور فرمایا۔ لوگوں کو وعظ کیا کر۔ اور انہیں راہِ ہدایت دکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز پڑھی۔ خلقت کا ہجوم ہو گیا وعظ کرنے لگا۔ مگر زبان رُک گئی۔ اتنے میں حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور فرمایا بیٹا! وعظ کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا وعظ کرنے کے لیے منبر پہ بیٹھا ہوں۔ مگر زبان رُک گئی ہے۔ فرمایا۔ منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا۔ تو آپ نے اُس میں چھ دفعہ اپنی تھوک ڈالی۔ میں نے کہا آپ نے سات دفعہ تھوک کیوں نہیں ڈالی۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادب کی وجہ سے۔ یہ کہہ کر آپ غائب ہو گئے۔ اور میں نے اس طرح وعظ کرنا شروع کیا۔ غواص الفکر یغوص فی بحر القلب۔ علی درر المعارف فیستخرجہا الی ساحل الصدر

Marfat.com

بغدادی علیہا شمساد ترجمان اللسان وتشتری بنفائس الثمان حسن الطاعۃ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ لوگوں نے کہا کہ یہ اول کلام ہے جو آپ نے منبر پر کہی ہے۔

منقبت (۵۴)

حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے آپ کی مدح کرنے کا بیان

روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ کا ذکر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا میں نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سر پر ولایت کے دو جھنڈے دیکھے۔ جو آپ کے لیے بہوت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک کھڑے کیے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے کہا کہ میں نے اُفق اعلیٰ میں ایک شخص دیکھا۔ جو آپ کو صدیق کے لفظ سے پکار رہا ہے۔

ایک روز حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی حضرت شیخ حماد کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ شیخ حماد نے آپ کو اپنے پاس بٹھا کر آپ سے اس بات کا سوال کیا۔ کہ حدیث اور کلام میں کیا فرق ہے۔ آپ نے فرمایا۔ حدیث وہ جس کے جواب مںکے آپ خواہش مند ہوں۔ اور کلام خطاب کا نام ہے۔ انبیاء کے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے کے وقت طبیعت میں جو انقباض پیدا ہوتا ہے۔ وہ دنیا و آخرت کے اعمال سے ثقیل ہے۔ یہ سن کر شیخ حماد نے کہا۔ آپ اپنے زمانہ کے سید العارفین ہیں۔

Marfat.com

منقبت (۵۴)

آپ کے مرغی کو زندہ کرنے کا بیان

روایت ہے کہ ایک عورت حضرت غوث الاعظم شاہ جیلانی قطب ربانی قدس سرہٗ النورانی کی خدمت میں اپنا بچہ لے کر آئی۔ اور کہنے لگی۔ کہ اس بچے کو آپ کے پاس پرورش کے لیے لائی ہوں۔ آپ نے اس لڑکے سے ریاضت و مجاہدہ کرانا شروع کیا۔ چند دنوں کے بعد عورت اپنے بچے کو دیکھنے کے لیے آئی۔ تو اپنے بچے کو دبلا اور اس کے آگے جو کی روٹی کے ٹکڑے پڑے ہوئے پائے۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی۔ اس وقت آپ گوشت کھا رہے تھے۔ عرض کی یا حضرت آپ تو وہاں گوشت کھائیں۔ اور میرا بیٹا جو کی روٹیاں کھا کھا کر دبلا ہو جائے آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور مرغی کی ہڈیوں کو جمع کر کے کہا۔ خدا کے حکم سے زندہ ہو جا۔ مرغی زندہ ہو گئی۔ پھر آپ نے اس عورت کو فرمایا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تمھارے بیٹے کو بھی یہ مرتبہ حاصل ہو جائے گا جب وہ اس مرتبہ پہ پہنچ جائے گا۔ تو وہ جو چاہے گا کھائے گا۔ اس نے کہا۔ آج سے میں نے اپنے بیٹے کی محبت دل سے نکال دی ہے۔ اب آپ جانیں اور وہ جانیں۔

منقبت (۵۵)

آپ کا چالیس گھوڑے خریدنا اور ایک بیمار کیلئے ہر روز ایک گھوڑا دینے کا بیان

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قطب ربانی

رضی اللہ عنہ کی تعریف سُنی۔ تو اُسے آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہُوا۔ اسی شوق میں بغداد آیا۔ سب سے پہلے اُس کی نظر حضرت غوث الاعظم کے اصطبل پر پڑی۔ جس میں اعلیٰ نسل کے چالیس گھوڑے سونے اور چاندی کے کھونٹوں سے بندھے ہوئے تھے۔ جن پر ریشمی جھولیں پڑی ہوئی تھیں۔ کہا کہ اولیاء اللہ دنیا کے طالب نہیں ہوتے۔ اور یہ ساز و سامان جو میں دیکھ رہا ہوں۔ بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ دنیا کے طالب اور راہِ مولیٰ سے کوسوں دُور ہیں۔ آپ سے بدظن تو ہو گیا۔ مگر چند دن تک آپ کی سرائے میں ٹھہرا رہا۔ کچھ دن کے بعد شہر کے ایک باشندے کے ہاں فروکش ہُوا۔ وہاں بیمار ہو گیا۔ ایک طبیب نے کہا۔ کہ یہ تب اچھا ہو سکتا ہے۔ جب اسے فلاں نسل کے چالیس گھوڑوں کے جگر کھلائے جائیں۔ لوگوں نے کہا کہ اس نسل کے گھوڑے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سوا اور کہیں سے نہیں ملیں گے۔ ہم آپ سے گھوڑے مانگتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ ہمیں خالی ہاتھ واپس نہیں کریں گے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے ایک گھوڑا مانگا۔ آپ نے دے دیا۔ دوسرے دن پھر مانگا۔ تو آپ نے دے دیا۔ غرض وہ ہر روز آتے۔ اور آپ سے ایک گھوڑا لے جاتے۔ جب بیمار چالیس گھوڑوں کے جگر کھا چکا۔ تو تندرست ہو گیا۔ اور آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ گھوڑے میں نے تمہاری خاطر لیے تھے۔ جب تم میری ملاقات کے لیے گھر سے چلے۔ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم یہاں آکر بیمار ہو گے۔ اور تمہاری دوا صرف یہی ہو گی۔ کہ تمہیں اس نسل کے چالیس گھوڑوں کے جگر کھلائے جائیں۔ پس میں نے یہ گھوڑے محض تمہاری خاطر لیے تھے۔ مگر تم ہو کہ اصطبل میں ریشمی جھولیں دیکھ کر مجھ سے بد اعتقاد ہو گئے۔ پس وہ تائب ہُوا۔ اور اُس کا عقیدہ آپ کے حق میں درست ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے خادموں کو فرمایا۔ کہ ان گھوڑوں کی جھولیں اس طبیب کو دے دو۔ طبیب عیسائی تھا۔ آپ کی اس غیر معمولی سخاوت کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

Marfat.com

منقبت (۵۶)

آپ کے اصطبل کے ایک کتے کے شیر پر حملہ آور ہونے کا بیان

روایت ہے کہ حضرت شیخ احمد زندہ شیر پر سوار ہو کر اولیاء اللہ کے پاس جایا کرتے تھے۔ جس ولی کے پاس جاتے وہ آپ کے شیر کے کھانے کے لیے ایک گائے دیتا۔ ایک روز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آپ نے کہا۔ میں جس کے ہاں جاتا ہوں وہ میرے شیر کو کھانے کے لیے ایک گائے دیتا ہے۔ آپ نے اپنے خدام سے فرمایا۔ شیخ صاحب کو ایک گائے دے دو۔ اصطبل سے ایک گائے لائی گئی۔ اصطبل میں ایک کتا رہتا تھا جو گائے کے پیچھے ہو لیا۔ جب گائے شیر کے آگے لائی گئی اور وہ اس پر پلٹنے لگا۔ تو کتے نے شیر کو پھاڑ ڈالا۔ شیخ احمد زندہ نے حضرت غوث الاعظم کے پاس آکر توبہ کی۔

منقبت (۵۷)

آپ کے ماسوی اللہ ہر چیز پر قادر ہونے کا بیان

شیخ اکبر فتوحات مکیہ تہتر[۲]ویں باب میں لکھتے ہیں کہ "ایک ایسا ولی پیدا ہوگا جو بندگانِ خدا پر غالب ہوگا۔ خدا کے سوا اُسے تمام اشیاء میں تصرف کرنے کی طاقت حاصل ہوگی۔ بہادر۔ غالب اور انصاف پسند ہوگا۔

Marfat.com

یہ باتیں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کا مرتبہ عالی تھا۔ آپ کے کمالات مشہور تھے۔ اگرچہ میں آپ سے نہیں ملا۔ مگر آپ جیسے شخص سے ملا ہوں۔ مگر اُس شخص سے کمالات معنوی میں بڑے ہوئے تھے۔

منقبت (۵۸)

بغداد کے سو فقہاء کا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے جُدا جُدا مسائل پوچھنے اور آپ کا ہر ایک کو جواب دینے کا بیان

شیخ ابو محمد مفرج کہتے ہیں کہ بغداد کے ایک سو نامور فقہاء نے ایک جگہ جمع ہو کر اس بات کا مشورہ کیا۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسائل پوچھ کر آپ کو لاجواب کیا جائے۔ اس مشورہ کے بعد فقہاء کی یہ جماعت حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی وعظ کی مجلس میں حاضر ہوئی۔ جب یہ لوگ بیٹھ گئے۔ تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے مراقبہ کے لیے اپنا سر جھکایا۔ تو آپ کے سینے سے نُور کا ایک شُعلہ نکلا۔ جسے وہی لوگ دیکھ سکے۔ جن کو اللہ عزوجل نے چشم بصیرت عطا فرمائی۔ وہ شعلہ اُن سو فقہاء کے سینوں پر سے گزرا جس سے وہ گھبرائے۔ چیخنے اور کپڑے پھاڑنے لگے۔ سروں سے پگڑیاں اُتار کر آپ کے پاؤں پر سر رکھ دیئے۔ یہ دیکھ کر تمام محفل اس زور سے چیخی کہ گویا سارا بغداد چیخ اٹھا۔ پس آپ نے ان میں سے ہر ایک کو گلے لگایا پھر ہر ایک کے سوال کا جواب دیا۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو میں نے فقہاء کے پاس آ کر ان کے چیخنے اور کپڑے پھاڑنے کی وجہ پوچھی۔ تو انہوں نے کہا کہ جس وقت ہم مجلس

Marfat.com

میں بیٹھے اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے مراقبہ کے لیے اپنا سر جھکایا۔ تو ہمارے علوم سلب ہو گئے۔ اور جب آپ نے ہمیں گلے لگایا۔ تو پہلے کی طرح عالم بن گئے۔ اور آپ نے ہمارے سوالات کے وہ جوابات دیئے ہیں۔ جو ہم کو بھی معلوم نہیں تھے۔

منقبت (۵۹)

آپ کے لباس اور سواری کا بیان

کہتے ہیں کہ آپ ٹوپی اور عالمانہ لباس پہنتے۔ خچر پر عمدہ جھول ڈال کر اس پر سواری کرتے۔ بلند منبر پر بیٹھ کر وعظ کرتے۔ آپ کے کلام سے سرعت مترشح ہوتی۔ بلند آواز سے کلام کرتے۔ جب وعظ کرتے تو سننے والوں پر خاموشی کا عالم طاری ہو جاتا۔ جب کسی چیز کا حکم کرتے تو فوراً اُس کی تعمیل ہوتی۔ آپ کو سنگ دل سے سنگ دل آدمی دیکھتا۔ تو نرم دل ہو جاتا۔ جس نے آپ کو دیکھا گویا اس نے تمام لوگوں کو دیکھا۔ جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے جامع مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تو بازار کے دونوں اطراف سے آپ سے دُعا کرانے والوں کی صفیں بن جاتیں۔

منقبت (۶۰)

آپ کے اخلاق کا بیان

آپ بہت رونے والے۔ خشیتِ الٰہی رکھنے والے۔ باہیبت مستجاب الدعا اور سخی تھے۔ تمام لوگوں سے زیادہ برائیوں سے کوئی ... ا کھتا۔ تو

Marfat.com

اُسے کچھ نہ کہتے۔ جس کام میں کسی کی مدد کرتے اُس سے آپ کو رضائے الٰہی مدنظر ہوتی۔ سائل کو خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ توفیق الٰہی اور تائید ایزدی آپ کے ساتھ تھی۔ علم و قرب کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھے۔ حضور آپ کا خزانہ معرفت۔ خدمت گزار۔ خطاب بشیر۔ دیدار سفیر۔ اُنس۔ رفیق۔ بسط و صدق جھنڈا تھا۔ فتح۔ حلم۔ ذکر۔ فکر۔ ان سب اوصاف سے متصف تھے۔ مکاشفہ آپ کی غذا۔ مشاہدہ شفا۔ آپ کا ظاہر آدابِ شریعت۔ اور آپ کا باطن آدابِ حقیقت تھا۔

منقبت (۶۱)

آپ کی ہیئت اور شکل کا بیان

آپ دُبلے اور درمیانہ قد تھے۔ سینہ فراخ اور داڑھی چوڑی اور لمبی تھی۔ گندمی رنگ۔ بھویں ملی ہوئیں۔ بلند آواز اور عالی مرتبہ تھے۔

منقبت (۶۲)

آپ کو اللہ عزوجل کی ایک کتاب دینے کا بیان

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے۔ کہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا۔ خدائے بزرگ و برتر نے مجھے ایک کتاب دی۔ جس میں میرے سب مریدوں کے نام درج ہیں۔ اللہ عزوجل نے مجھ سے فرمایا۔ یہ تمام آدمی تمھارے حوالے کئے گئے۔ میں نے دوزخ کے دربان سے پوچھا۔ کہ کیا دوزخ میں میرا کوئی مرید ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم میرا ہاتھ میرے مرید کو اس طرح

Marfat.com

حادی ہے. جیسے آسمان زمین کو حادی ہے. میرا مُرید خواہ کیسا ہو میں اُس کے ساتھ ہوں. خدا کی قسم میں خدا کی بارگاہ سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا. جب تک اپنے مریدوں کو جنت میں نہ لے جاؤں.

شیخ رومی اپنی کتاب منز کی نفوس میں لکھتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے. اگر میرا مُرید نیک نہ ہو گا تو میں اس کے لیے کافی ہوں. واللہ! میرا مُرید خواہ مجھ سے کتنا دُور ہو. میرا ہاتھ اُس کے سر پر ہے. اگر اس سے کوئی قصور سرزد ہو. تو میں اُس کے قصور پر پردہ ڈالتا ہوں. خدا کی قسم میں قیامت کے دن دوزخ کے دروازے پر اس وقت تک کھڑا رہوں گا. جب تک میرے سب مُرید اس سے گزر نہ لیں. کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرے کسی مرید کو دوزخ میں نہیں ڈالوں گا. پس جو میرا مرید بننا چاہے. میں اُسے بخوشی مرید بناؤں گا. میں نے منکر نکیر سے اس طرح کا عہد لیا ہے کہ وہ میرے مریدوں کو قبر میں نہ ڈرائیں گے.

منقبت (۶۳)

ایک شخص کا آپ کی دو انگلیوں کو چوسنا اور اُس کے سبب اُسے بھوک اور پیاس نہ لگنا کا بیان

شیخ ابو محمد مکلی کہتے ہیں. کہ میں حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے بغداد گیا. اور کچھ عرصہ تک آپ کے پاس ٹھہرا رہا. آخر اُس نے مجاہدہ کرنے کے لیے مصر کو جانے کے لیے آپ سے اجازت مانگی. آپ نے فرمایا. راستے میں مجھے اسے چوسنے کا حکم کیا. اس سے جو آپ کی غرض تھی مجھے معلوم ہو گئی. پھر آپ نے فرمایا. جاؤ. میں مصر آیا. اور اب نہ مجھے بھوک لگتی ہے نہ پیاس. میرے طاقت پہلے کی نسبت زیادہ ہے.

Marfat.com

منقبت (۶۴)

سید احمد رفاعی کے اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے مریدین کو بغداد جانے کے وقت آپ کی زیارت کرنے کی نسبت وصیت کرنے کا بیان

روایت ہے کہ سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اپنے بھائی کی اولاد اور اپنے مریدوں کو حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کی زیارت کی وصیت کرتے رہتے تھے۔ ایک روز آپ نے ایک شخص کو جو بغداد جانے کے لیے آپ سے رخصت ہُوا تھا۔ اس طرح وصیت کی کہ تم لوگوں کو مناسب ہے کہ جب تم بغداد جاؤ۔ تو سب سے پہلے اگر حضرت غوث الاعظم زندہ ہوں۔ اُن کی۔ اگر وصال فرما چکے ہوں تو اُن کی تربتِ پاک کی زیارت کرو۔ کیونکہ خدائے بزرگ و برتر کا آپ سے وعدہ ہے کہ جو شخص بغداد جا کر آپ کی زیارت نہ کرے۔ اُس کا حال سلب ہو جائے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ وہ بے نصیب ہے جس نے آپ کی زیارت نہیں کی۔

منقبت (۶۵)

آپ کے نسب مبارک کا بیان

حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کا نسب مبارک والد محترم کی طرف سے اس طرح پر ہے۔ سید عبد القادر بن ابی صالح موسیٰ جنگی بن عبد اللہ بن یحییٰ بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ بن موسیٰ جون بن عبد اللہ بن حسن بن علی

Marfat.com

المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ۔ اور والدہ محترمہ کی طرف سے یوں ہے۔ فاطمہ بنت سید عبداللہ بن ابی جمال الدین سید محمد بن محمود بن طاہر بن عبداللہ بن کمال الدین عیسیٰ بن امام محمد جواد بن امام علی رضا بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن محمد باقر بن امام زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

منقبت (۶۶)

آپ کے اسمائے مبارکہ کا بیان

روایت ہے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کے ننانویں اسمائے مبارک ہیں۔ وہ یہ ہیں :۔ عبدالقادر۔ سید۔ موید۔ کریم۔ عظیم۔ شریف۔ ظریف۔ امام۔ ہمام۔ سالک۔ ناسک۔ مومن۔ موقن۔ منعم۔ مکرم۔ طیبب۔ طیب۔ مطیب۔ جواد۔ منقاد۔ قائم۔ صائم۔ عابد۔ زاہد۔ ساجد۔ واجد۔ جیلی۔ حنبلی۔ تقی۔ نقی۔ کامل۔ باذل۔ زکی۔ صفی۔ جمیل۔ جلیل۔ ماص۔ مناص۔ سعید۔ رشید۔ سخی۔ ونی۔ پارسا۔ نقیب۔ نجیب۔ خاضع۔ خاشع۔ صاحب۔ ثاقب۔ وارث۔ حارث۔ وارع۔ بارع۔ فائق۔ لائق۔ راسخ۔ شامخ۔ ولی۔ خفی۔ ظاہر۔ طاہر۔ مطیع۔ منیع۔ لبیب۔ حبیب۔ شاہد۔ راشد۔ زائد۔ قائد۔ بصیر۔ منیر۔ سراج۔ تاج۔ فاتح۔ فاتح۔ مقرب۔ مہذب۔ خلیل۔ دلیل۔ صادق۔ حاذق۔ سلطان۔ برہان۔ حسنی۔ حسینی۔ عالم۔ حاکم۔ معین۔ مبین۔ مصباح۔ مفتاح۔ شاکر۔ ذاکر۔ ملاذ۔ معاذ۔ صالح۔ ناصح۔ فالح۔ واضح۔

منقبت (۶۷)

آپ کے وصایا کا بیان

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادہ سید شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت

Marfat.com

میں عرض کیا۔ یا حضرت کچھ وصیت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹا میں تمھیں تقویٰ اور اطاعت اور شریعت کی پابندی اور حدودِ الٰہی کی محافظت کی وصیت کرتا ہوں۔ بیٹا ہمارا یہ طریقہ کتاب و سنّت۔ سلامتی طبع۔ سخاوت۔ بخشش۔ لوگوں کو اذیت نہ پہنچانے اپنے سر پر تکالیف اُٹھانے اور عفو پر مبنی ہے۔ بیٹا فقراء کی خدمت۔ مشائخ کی عزت حسن معاشرت۔ نصیحت۔ اور ہر دلعزیزی کو اختیار کر۔ بیٹا فقر یہ ہے کہ اپنے جیسے کا محتاج نہ ہو۔ غنی وہ ہے جو اپنے ہمسروں سے مستغنی ہو۔ تصوف ایک ایسی چیز ہے جو پڑھنے اور سیکھنے سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب کسی فقیر کو دیکھو تو اس کے آگے اپنے علم کا اظہار نہ کرو۔ بلکہ اس پر نرمی سے قابو پاؤ۔ کیونکہ علم اسے تم سے متنفر اور نرمی اُس سے مانوس کرے گی۔ بیٹا تصوف آٹھ چیزوں پر مبنی ہے۔ سخاوت۔ رضا۔ صبر۔ اشارت۔ غربت۔ تصوف کا لباس پہننا۔ سیر و سیاحت۔ فقر۔

سخاوت کا مظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ رضا کا مظہر حضرت اسحاق علیہ السلام۔ صبر کا مظہر حضرت ایوب علیہ السلام۔ اشارت کا مظہر حضرت زکریا علیہ السلام۔ غربت کا مظہر حضرت یوسف علیہ السلام۔ صوف کا لباس پہننے کا مظہر حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ سیر و سیاحت کا مظہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اور فقر کا مظہر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

بیٹا۔ اہلِ ثروت سے وجاہت اور وضع۔ اور فقیروں سے مسکینی و انکساری۔ کے ساتھ پیش آ۔ بیٹا اخلاص اختیار کر۔ اس بارے میں خدا پر تہمت نہ لگا۔ ہر حال اور ہر وقت اس کی طرف جھکا رہ۔ اپنی حاجات میں کسی رشتہ دار یا کسی دوست پر بھروسہ نہ رکھ۔ فقراء کی خدمت میں تواضع۔ حُسنِ اخلاق اور اخلاص سے کام لے خواہشات نفسانی کو ہٹا دے۔ تمام خلقت کی نسبت وہ خدا کے قریب ہوتا ہے جس کے اخلاق عمدہ اور پسندیدہ ہوں۔

Marfat.com

بہترین عمل یہ ہے۔ کہ تو اللہ عزوجل کے سوا کسی طرف التفات نہ کرے۔ جب فقراء کے پاس بیٹھو۔ تو صبر اور حق بات کی وصیت کرو۔ دنیا کی چیزوں میں سے تجھے دو چیزیں کافی ہیں۔ فقراء کی صحبت۔ اور اولیاء اللہ کی عزت۔

بیٹا! فقیر کو خدا کے سوا کسی چیز کی احتیاج نہیں ہوتی۔ بیٹا! تمہارا اپنے پرہیز پر دستِ تعدی بڑھانا ضعف ہے۔ اور اپنے سے اعلیٰ کسی شخص پر فخر۔ تصوف اور فقر ایسی چیزیں نہیں۔ کہ ان کو معمولی سمجھا جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل شانہٗ تمہیں اور مجھے مذکورہ بالا باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

منقبت (۶۸)

نماز حاجت اور آپ سے استعانت کرنے کا بیان

بہجۃ الاسرار اور تکملۃ الیافعی میں لکھا ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی نے فرمایا۔ جو شخص مصیبت کے وقت مجھے پکارتا ہے۔ میں اُس سے اُس کی مصیبت رفع کردوں گا۔ جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مجھے پکارے میں اس سے سختی کو دُور کروں گا۔ جو اپنی کسی حاجت کے وقت میرے وسیلہ سے خدائے بزرگ و برتر سے دعا مانگے [illegible] حاجت روا ہوگی۔ جو شخص دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود پڑھے۔ پھر گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے۔ اور میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے۔ اس کی حاجت روا ہوگی۔ نماز حاجت کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نفل کی نیت کرے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ

Marfat.com

کے بعد گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔ سلام کے بعد سجدہ کرے۔ اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے۔ یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یاغوث الصمدانی یا محبوب السبحانی یا محی الدین ابامحمد سید عبد القادر جیلانی اغثنی وامددنی قضاء حاجتی ھٰذہٖ یا قاضی الحاجات۔ پھر کھڑے ہو کر گیارہ قدم بغداد کی طرف چلے۔ اور قدم کے ساتھ یہ کلمات کہے۔ یا شیخ الثقلین یا قطب الربانی یاغوث الصمدانی یا محبوب السبحانی ابا محمدؒ السید عبد القادر الجیلانی۔ پھر مراقبہ کرے۔ اور ایک سو ساٹھ دفعہ کلمۂ توحید پڑھے۔ پھر سجدہ کرے۔ اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے۔ یا رُوح القدس یاجنود اللہ وعباد اللہ اغیثونی وامددنی فی قضاء حاجتی ھٰذہٖ یا قاضی الحاجات آمین آمین۔ ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے دھونی دھکائے۔ اور گیارہ مساکین کو صدقہ دے۔

منقبت (۶۹)

آپ کے وصال کا بیان

روایت ہے کہ جب آپ کا وصال ہونے لگا تو ملک الموت نے شام کے وقت اللہ عزوجل کی طرف سے ایک ملفوف خط لاکر آپ کے فرزند حضرت شیخ عبدالوہاب کو دیا۔ خط کی پشت پر یہ عبارت لکھی تھی۔ "یہ خط محب کی طرف سے محبوب کو پہنچے"۔ شیخ عبد الوہاب خط کو دیکھ کر رو دیئے۔ اور خط کو لے کر ملک الموت کے سمیت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ اس سے سات روز پہلے آپ کو اپنے وصال شریف کا علم ہو چکا تھا جس سے آپ بہت خوش تھے۔

Marfat.com

آپ کو جب اپنے وصال شریف کا علم ہوا۔ تو آپ نے اپنے مریدین کی بخشش کے لیے دعا مانگی۔ اور اس بات کا عہد کیا۔ کہ قیامت کے دن اپنے مریدین کی شفاعت کریں گے۔ جب آپ کے وصال کا قریب آ پہنچا۔ تو آپ سجدہ میں پڑے تو آواز آئی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔

اس آواز کے کان میں پڑتے ہی ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ ہجری دوشنبہ کی رات عشاء کی نماز کے بعد وصال فرمایا۔ اور باب الازج میں مدفون ہوئے۔ علماء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ ربیع الثانی کی کس تاریخ میں وصال فرمایا۔ رسالہ نور احمدی میں دس اور ایک روایت میں گیارہ ربیع الثانی کو آپ کا وصال ہوا۔ تحفہ قادریہ میں لکھا ہے کہ آپ ۱۷ کو اور اوراد قادریہ میں لکھا ہے کہ ۱۷ یا ۱۳ کو وصال فرمایا۔

جب آپ وصال فرمانے لگے۔ تو آپ نے اپنی اولاد سے فرمایا۔ ہٹ جاؤ میں بظاہر تمھارے پاس ہوں۔ اور حقیقت میں تمھارے غیر کے پاس ہوں۔

فرمایا میرے پاس فرشتے آئے ہیں۔ ان کو جگہ دو۔ اور ان سے باادب پیش آؤ۔ اس جگہ پر خدا کی رحمت برس رہی ہے۔ اس لیے انھیں تکلیف نہ دو۔

آپ اپنے وصال سے ایک دن رات قبل یہ کلمات کہتے رہے۔ علیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ غفر اللہ لی و لکم تاب اللہ علی و علیکم بسم اللہ غیر مودعین۔

آپ کے بیٹے شیخ عبد الرزاق فرماتے ہیں۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وصال کے وقت ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات کہتے تھے و علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ توبوا و ادخلوا فی الصف اجیئ الیکم۔

فرمایا تم جاؤ۔ پھر فرمایا و علیکم السلام آتا ہوں۔

Marfat.com

جب سکرات موت کا وقت آیا۔ تو فرمایا۔ مجھ سے کوئی کسی قسم کا سوال نہیں کر سکتا۔ میں خدا کے علم سے بہرہ ور ہوں۔

آپ سے آپ کے بیٹے شیخ عبدالرزاق نے پوچھا۔ یاحضرت! آپ کے بدن مبارک کے کس حصّے کو تکلیف ہے۔ فرمایا۔ میرے تمام بدن کو تکلیف ہے۔ صرف دل خدا کے ساتھ لگا ہوُا ہے۔ اُسے کوئی تکلیف نہیں۔

آپ کے بیٹے شیخ عبدالعزیز نے آپ سے بیماری کی نسبت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ میری بیماری کی وجہ کوئی نہیں جان سکتا۔ پھر فرمایا۔ پھر فرمایا۔ کہ خدا کا علم ناقص ہے نہ اس میں تغیر آسکتا ہے۔ خدا جسے چاہتا ہے۔ مٹاتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے۔ ثابت رکھتا ہے۔ وہ جو کرتا ہے۔ اس سے اس کی بابت کوئی پرستش نہیں ہوتی۔ اور لوگوں سے ان کے لیے پرسش ہوگی۔

فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور خدا سے مدد مانگتا ہوں۔ پاک ہے وہ اللہ جو اپنی قدرت کے ساتھ غالب ہوا۔ اور جس نے اپنے بندوں پر موت مقرر کی۔

پھر آپ نے فرمایا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

آپ کے بیٹے شیخ موسیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ وصال فرمانے لگے۔ تو آپ تعزّز کا لفظ زبان سے نکالتے۔ مگر اس کو اچھی طرح زبان سے نہ نکال سکتے۔ بار بار اس لفظ کو کہتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ نے اس لفظ کو بلند آواز سے کہا۔ اس وقت آپ نے اسے صحیح لہجہ میں زبان سے نکالا۔ پھر اللہ کا لفظ تین دفعہ کہا۔ پھر آپ کی آواز دھیمی پڑ گئی۔ اور آپ نے وصال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

Marfat.com

منقبت (۷۰)

آپ کی اولاد کا بیان

شیخ ابن النجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت شیخ عبدالرزاق سے سُنا کہ حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ النورانی کے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیاں تھیں۔

نیز آپ نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ ہم سب آپ کے پاس بیٹھے رو رہے تھے۔ جب آپ کو ہوش آئی۔ تو فرمایا مت رو۔ میں اس بیماری سے نہیں مرتا۔ کیونکہ میرا بیٹا یحییٰ ابھی تک میری پشت میں ہے۔ اُس نے ضرور پیدا ہونا ہے۔ ہم نے خیال کیا۔ کہ آپ بیہوشی میں یہ بات کہہ رہے ہیں۔ خدا نے آپ کو اس مرض سے شفا دی۔ ایک حبشی لونڈی تھی۔ اس کے بطن سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان کے پیدا ہونے کے چند روز بعد آپ نے وصال فرمایا۔

اس وقت آپ کے یہ دو بیٹے زندہ تھے۔ عبدالوہاب۔ شعبان ۵۲۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور ۵۹۳ھ ہجری میں بغداد میں وصال۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۳۲ سال زندہ رہے۔ عبدالعزیز۔ ابوالفرج عبدالجبار۔ ۵۷۳ھ ہجری میں وصال فرمایا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۱۲ سال زندہ رہے۔ ابوبکر عبدالرزاق ۵۲۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور ۶۲۳ھ ہجری میں وصال فرمایا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۶۲ سال زندہ رہے۔ عیسیٰ آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔ جن میں سے جواہر الاسرار بھی ہے۔ حضرت غوث

Marfat.com

پاک رضی اللہ عنہ نے فتوح الغیب آپ کی خاطر تصنیف فرمائی۔ ۵۷۲ھ ہجری میں وصال فرمایا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۳۲ سال زندہ رہے۔ ابراہیم۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۲۹ سال زندہ رہ کر ۶۰۰ھ ہجری میں بغداد میں وصال فرمایا۔ محمد۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۲۹ سال زندہ رہ کر ۶۰۰ھ ہجری میں بغداد میں وصال فرمایا۔ عبداللہ۔ ۵۰۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بعد ۲۶ سال زندہ رہ کر ۵۸۷ھ ہجری میں بغداد میں وصال فرمایا۔ یحییٰ ۵۵۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت غوث الاعظم کے ۲۹ سال زندہ رہ کر ۶۰۰ھ ہجری میں بغداد میں وصال فرمایا۔ آپ کا وصال شب برات میں واقع ہوا۔ صالح۔ بغداد میں انتقال کر گئے۔ آپ کی قبر بقعۂ مبارک سے باہر ہے۔ موسیٰ ۵۲۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ اور ۶۱۵ھ ہجری میں دمشق میں وصال فرمایا۔

مصنّف کا قول ہے۔ کہ مجھے بعض معتبر کتب سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے اور بھی بیٹے تھے۔ جو یہ ہیں۔ یوسف۔ جو بغداد میں پیدا ہوئے اور وہیں وصال فرمایا۔ اور روضۂ مبارک میں دفن کئے گئے۔ عبدالغفار۔ حبیب اللہ۔ زاہد۔ عبدالغنی۔ منصور۔ آپ قطب تھے۔ عبدالغفور۔ عبدالخالق۔ عبدالرؤف۔ آپ کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے اکثر اعمال کی اجازت تھی۔ محمد الدین آپ اعلیٰ درجہ کے ولی تھے۔ بعض کے قول کے مطابق آپ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے آخری بیٹے تھے۔ آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا تھی۔:

ابوالطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی، قادری، رضوی دمیر دوال)
سلطان باہو سٹریٹ محلہ گورونانک پورہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

شرح

دیوانِ باہو

فارسی سے اُردو میں ترجمہ اور ایک ایک شعر کی شرح کی گئی ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔

شرح

دیوان باہو

پنجابی۔ اُردو

پنجابی الفاظ کے فرہنگ اور نہایت جامع اُردو تشریح متصوفانہ پیرائے میں پروئے ہوئے موتی ہیں

حق باہو

فارسی۔ اُردو اور پنجابی کلام کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اردو نثر بھی موجود ہے۔ جو اپنی مثال آپ ہے۔

شرح

کلام باہو

پنجابی ابیاتِ باہو کی فرہنگ اور اُردو شرح۔ نہایت لطیف پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔

Marfat.com

مخزن اسرار باہو

حضرت سلطان باہو

نادر و نایاب نسخہ جس میں توحید باری تعالیٰ، علم و فکر، حقیقت، فکر و فقر کو سوالاً جواباً اچھوتے انداز میں جمع کیا ہے

علم الیقین

حضرت سلطان باہو

اس کتاب میں علم الیقین، حق الیقین، عین الیقین کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے نادر و نایاب کتب کا مغز ہے ہر جملہ سوالیہ اپنی ہی اہمیت کا حامل ہے۔ سوالاً جواباً۔

سِرّ نہاں

حضرت سلطان باہو

کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ کتاب مخفی رازوں کا خزانہ ہے۔ یہ کتاب حضرت سلطان باہو کی جیتی جاگتی تصویر ہے

سیرت عمر بن عبدالعزیز

سیرت کے موضوع پر معرکۃ الآرا کتاب ہے۔ اس موضوع پر منفرد کتاب ہے۔ عربی سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

اخبار الغیوب من ارشاد المحبوب جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کل کا حصول اور آخر زمانے میں ہونے والے تمام مناظر اور غیبی شواہد کا تذکرہ نہایت تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

انوار العارفین جس میں اولیاء کرام علیہم الرضوان کے واقعات و مشاہدات نہایت سلیس انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ سب کا عنوان علیحدہ علیحدہ دیا گیا ہے۔

عاشورہ اس میں عاشورہ کی اہمیت و افادیت کو نہایت سلیس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

بارہ ۱۲ امام اس کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں کیا گیا ہے۔

جمالِ نبی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و کمالات کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں کیا گیا ہے۔

جمالِ رسول یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن و محامد، حسن و جمال اور اوصافِ حمیدہ کا بہترین گلدستہ ہے۔

کمالِ رسول اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات کا تذکرہ نہایت سلیس زبان میں کیا گیا ہے نیز قصیدہ بردہ شریف بھی مندرج ہے۔

صدیق اکبرؓ جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت، کردار، اقوال، کرامات کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

فاروق اعظمؓ اس میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت، اقوال و کرامات کو نہایت احسن طریق سے بیان کیا گیا ہے۔

ذوالنورینؓ یہ کتاب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی سیرت، کردار، اور اقوال و کرامات کا احاطہ کیے ہوتے ہے۔

حیدرِ کرارؓ جس میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور اقوال و کرامات کا تفصیلی بیان موجود ہے۔

Marfat.com

اخبار الغیوب من ارشاد المحبوب جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کل کا حصول اور آخر زمانے میں ہونے والے تمام مناظر اور غیبی شواہد کا تذکرہ نہایت تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

انوار العارفین جس میں اولیاء کرام علیہم الرضوان کے واقعات و مشاہدات نہایت سلیس انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔ سب کا عنوان علیحدہ علیحدہ دیا گیا ہے۔

عاشورہ اس میں عاشورہ کی اہمیت و افادیت کو نہایت سلیس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

بارہ ۱۲ امام اس کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں کیا گیا ہے۔

جمالِ نبی جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و کمالات کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں کیا گیا ہے۔

جمالِ رسول یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن و محامد، حسن و جمال اور اوصافِ حمیدہ کا بہترین گلدستہ ہے۔

کمالِ رسول اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالات کا تذکرہ نہایت سلیس زبان میں کیا گیا ہے نیز قصیدہ بردہ شریف بھی مندرج ہے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت، کردار، اقوال، کرامات کا تذکرہ نہایت سلیس انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ اس میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت، اقوال و کرامات کو نہایت احسن طریق سے بیان کیا گیا ہے۔

ذوالنورین رضی اللہ عنہ یہ کتاب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی سیرت، کردار، اور اقوال و کرامات کا احاطہ کیے ہوتے ہے۔

حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ جس میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور اقوال و کرامات کا تفصیلی بیان موجود ہے۔

Marfat.com